198

جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(03)/2008/477. Dated. 14th December 2011. On return of Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab from abroad, Rana Mashhood Ahmad Khan, Deputy Speaker, ceases to act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect.

MAQSOOD AHMAD MALIK
Secretary

200

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،14۔دسمبر2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اورنعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کاایوان میں پیش کیاجانا

1۔ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011(مسودہ قانون نمبر44بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر45بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون غازی یونیورسٹی،ڈی جی خان 2011(مسودہ قانون نمبر46بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون غازی یونیورسٹی،ڈی جی خان 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم)سرکاری ملازمین پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر47بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)سرکاری ملازمین پنجاب 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں 2011(مسودہ قانون نمبر48بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011
(مسودہ قانون نمبر49 بابت 2011)
ایک وزیر مسودہ قانون (تنسیخ)پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

201

7۔ مسودہ قانون(ترمیم)کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2011
(مسودہ قانون نمبر50 بابت 2011)
ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔مسودہ قانون(ترمیم) پنجاب پبلک سروس کمیشن 2011(مسودہ قانون نمبر51 بابت 2011)
ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم) پنجاب پبلک سروس کمیشن 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات) کمشنرز بحالیات 2011(مسودہ قانون نمبر 52 بابت 2011)
ایک وزیر مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات) کمشنرز بحالیات 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

10۔مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و گمشدہ اشخاص 2011
(مسودہ قانون نمبر53 بابت 2011)
ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و گمشدہ اشخاص 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریدارز پنجاب 2011
(مسودہ قانون نمبر11 بابت 2011)
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریدارز پنجاب 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ225(2) کے تحت خصوصی حکم جاری کیاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریدارز پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریدارز پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون انتقال جائیداد ہنود 2011 (مسودہ قانون نمبر 20 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انتقال جائیداد ہنود 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انتقال جائیداد ہنود 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انتقال جائیداد ہنود 2011 منظور کیا جائے۔

202

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

بدھ،14۔دسمبر2011

(یوم الاربعاء18۔ محرم الحرام1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر55منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر رانامشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

فَاذْكُرُونِيٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ
بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾

سورة البَقَرَة 152تا157

سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرے احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا(152)اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(153)اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں(وہ مردہ نہیں)بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے(154)اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے۔ تو صبر کرنے والوں کو(اللہ کی خوشنودی کی)بشارت سنادو(155)ان لوگوں

پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (156) یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں (157)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پر مگر عرش نشیں ہے
ہر اِک کو میسر کہاں اس دَر کی غلامی
جس دَر کا تو دربان بھی جبریل امیں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو تیرے دَر سے
اِک لفظ نہیں ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے
تُو چاہے تو ہر شب ہو مثال شب اسریٰ
تیرے لئے دو چار قدم عرش بریں ہے

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! کل لاہور میں ایک بچی گٹر میں گر کر وفات پا گئی ہے تو اس کے لئے دعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ پہلے confirm کر لیں کہ کیا اس کا جنازہ پڑھا جا چکا ہے یا نہیں؟ آج سب سے پہلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4872، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں دھان کی خریداری کے مراکز

*4872: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پنجاب میں دھان کی فصل کے خریداری کے کل کتنے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

دھان کی خریداری کی ذمہ داری وفاقی حکومت نے پاسکو کو سونپی ہے۔ تاہم محکمہ خوراک پنجاب نے دھان کی خریداری 2009 میں صرف دو اضلاع شیخوپورہ اور گوجرانوالہ میں کی، جس کے لئے 24 مراکز قائم کئے گئے جن کی تفصیل گوشوارہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ "صرف دو اضلاع شیخوپورہ اور گوجرانوالہ سے دھان کی خریداری کی گئی ہے"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حافظ آباد کے علاقے جہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں شیلرز ہیں ان علاقوں سے دھان کی خریداری کیوں نہیں کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! دھان کی خریداری 2009 میں صرف ایک دفعہ دو اضلاع شیخوپورہ اور گوجرانوالہ سے کی گئی ہے نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد دھان کی فصل خریدی گئی۔ حکومت پنجاب کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ وہ تمام اضلاع سے دھان کی فصل خریدے۔ دھان کی فصل صرف پاسکو خریدتا ہے یعنی وفاقی حکومت اس فصل کو خریدتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اگلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! سوال نمبر 5571، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں گندم خرید کے مراکز و دیگر تفصیلات

*5571: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں گندم کی خرید کے مرکز کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران ان مراکز پر کتنی گندم خرید کی گئی؟

(ج) ان مراکز پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) ان مراکز پر خرید کردہ گندم پر سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنا باردانہ کسانوں کو فراہم کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع لاہور میں رکھ چھبیل، رائیونڈ، برکی اور کاہنہ پر خرید گندم کے مراکز قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں سال 09-2008 کے دوران 5403 میٹرک ٹن اور 10-2009 کے دوران 64255 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

(ج) ان مراکز پر درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں:۔

نام سنٹر	نام اہلکار	عہدہ	گریڈ
رکھ چھبیل	ظفر اقبال	AFC	15
	محمد اسلم	AFC	15
	غلام چشتی	FGI	12
	رشید احمد	Chowkidar	2
	زبیر خان	Chowkidar	2
	طارق حسین	Chowkidar	2
	غلام رسول	Chowkidar	2
	عباس حسین	Chowkidar	2
	بشیر احمد	Chowkidar	2
	عبدالغفار	Chowkidar	2
	سہیل اختر	Chowkidar	2
	سلامت اللہ بیگ	Chowkidar	2
رائیونڈ	محمد اشرف	AFC	15
	امجد علی بٹ	FGI	12
	خورشید احمد	Chowkidar	2
	مراتب علی	Chowkidar	2
	اللہ دتہ	Chowkidar	2
برکی	محمد اقبال	FGI	12
	محمد اعجاز منور	FGI	12
	اسد خان	Chowkidar	2
	عبدالرحمان	Chowkidar	2
کاہنہ	ہمایوں اختر گل	FGI	12
	فیض الحسن	FGI	12
	محمد عمران شیخ	FGI	12
	نعیم احمد	Chowkidar	2
	ندیم احمد	Chowkidar	2
	محبوب مسیح	Chowkidar	2

(د) ان مراکز پر خرید گندم پر سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران علی الترتیب مبلغ -/58,707,446 اور -/1,541,462,798 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کسانوں کو 696,586 باردانہ تقسیم کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! انہوں نے جو گندم خریدی ہے اسے store کرنے کے لئے کون کون سے tools use کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! لاہور شہر کے لئے صرف چار stores ہیں جہاں پر گندم کی خریداری کے مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران وہاں سے 64255 میٹرک ٹن گندم خریدی گئی ہے۔ معزز ممبر نے tools کے بارے میں پوچھا ہے تو میں ان کی یہ بات سمجھ نہیں سکا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! کیا اس گندم کو open air میں رکھا ہوا ہے یا indoor کسی سٹور میں رکھا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ جو گندم آپ نے خریدی ہے کیا وہ indoor رکھی ہوئی ہے یا پھر out door پڑی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! یہ گندم گوداموں میں پڑی ہوئی ہے اور کچھ open air میں بھی پڑی ہوئی ہے۔ ضلع لاہور میں چار گودام ہیں جن کی تفصیل جواب میں دے دی گئی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال یہ ہے کہ 10-2009 میں جو گندم خریدی گئی تھی کیا وہ ابھی تک سٹوروں میں پڑی ہوئی ہے یا استعمال ہو چکی ہے اور کیا stores خالی ہو چکے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اس میں سے کچھ گندم surplus پڑی رہتی ہے چونکہ target بہت بڑا تھا اور گندم استعمال کم ہوئی اس لئے کچھ پہلے سے surplus گندم موجود تھی اور مزید نئی گندم بھی آ گئی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ گندم ہمارے ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ سائنس دان ہی بتا سکتے ہیں کہ جو گندم تھریشر سے نکل جاتی ہے وہ کتنی دیر تک store کی جا سکتی ہے؟ اس گندم کو store کئے ہوئے اب تیسرا سال ہو چکا ہے کیا اس گندم کو store کرنے کے سارے لوازمات انہوں نے پورے کئے ہیں یا نہیں اور کیا کل ہمیں یہ تو نہیں بتایا جائے گا کہ ہماری اتنے لاکھ میٹرک ٹن گندم خراب ہو گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!گندم کی delivery first in first out کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔سب سے پہلے پرانی گندم deliver کی جاتی ہے اور اس کے بعد دوسری consignments بنتی ہیں۔

جناب محمد نوید انجم:جناب سپیکر!میں نے سوال کچھ کیا ہے جبکہ میرے بھائی نے جواب کچھ اور دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:نوید انجم صاحب!آپ تین سوال کر چکے ہیں۔اب آپ اس میں سے کیا نکالنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد نوید انجم:جناب سپیکر!میں نے یہ پوچھا ہے کہ جو پرانی گندم ان stores میں پڑی ہوئی ہے کیا وہ صحیح حالت میں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!گندم کو محفوظ رکھنے کے لئے تمام حفاظتی اقدامات کئے جاتے ہیں،یہاں تک کہ جو گندم سیلاب زدہ علاقوں میں store کی گئی تھی اس کے samples لیبارٹری سے check کرائے گئے ہیں اور اسے بھی معیاری گندم قرار دیا گیا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!میرے دو چھوٹے چھوٹے ضمنی سوالات ہیں۔پہلا سوال نہایت مختصر ہے کہ آج محکمہ خوراک کے سوالات کے جوابات دیئے جا رہے ہیں تو اس وقت officially وزیر خوراک کون ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر(ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!میرا خیال ہے کہ سب معزز ممبران کو علم ہے کہ جب کسی محکمہ کا منسٹر نہیں ہوتا تو اس محکمہ کو وزیر اعلیٰ صاحب deal کرتے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان:جی،ٹھیک ہے۔مجھے مناسب جواب مل گیا ہے۔میرا دوسرا اور آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور شہر میں ریلوے سٹیشن کے قریب پچھلے سال کچھ سائیلوز(silos)فروخت کے لئے رکھے گئے تھے،کیا وہ فروخت کئے جا چکے ہیں اگر نہیں ہوئے تو کیا وہاں پر گندم store کی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر:مغل صاحب!کیا آپ کو اس بارے میں علم ہے میرا خیال ہے کہ یہ نیا سوال بنتا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں وضاحت کر دوں کہ اصل سوال میں بھی لاہور شہر کے silos کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ کیا وہ فروخت کئے جا چکے ہیں یا نہیں، اگر فروخت ہو گئے ہیں تو کتنے میں ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! لاہور میں جو پرانے گودام congested areas کے اندر آ گئے تھے ان کی فروخت کو محکمہ خوراک deal نہیں کرتا بہر حال میں اتنا بتا سکتا ہوں کہ ابھی تک وہ فروخت نہیں ہوئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا گندم کی خریداری کے تمام مراکز state owned ہیں یا پرائیویٹ جگہوں پر بھی یہ مراکز قائم کئے گئے ہیں، پہلے اس سوال کا جواب آ جائے تو پھر میں بتاؤں گا کہ ان مراکز کا اصل معاملہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مغل صاحب! شیخ صاحب یہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا یہ چاروں مراکز حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جی، ہاں یہ چاروں مراکز حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! صوبے میں بعض مراکز پرائیویٹ جگہوں پر بھی بنے ہوئے ہیں اور وہ باقاعدہ کچھ لوگوں کو favour دینے کے لئے بنائے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! یہ لاہور سے متعلق سوال ہے اور آپ اسی سوال سے related ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: بات یہ ہے کہ لاہور کے اندر ہی جو state-owned stores ہیں ان کو لوگ جب privately اپنے استعمال کے لئے مانگتے ہیں تو محکمہ انہیں یہ موقع کیوں نہیں دیتا اس سے تو حکومت کو revenue حاصل ہو گا اور لوگوں کو سہولت میسر آ سکے گی تو یہ مراکز public کو کیوں نہیں دیئے جاتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس حوالے سے معلومات لے کر جلد ہی آپ کو بتا دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہاں پر وزیر خوراک کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔ پہلے ایک وزیر خوراک کو ہٹایا گیا۔ ہم اس چکر میں نہیں پڑتے کہ انہیں کیوں ہٹایا گیا؟ اس کے بعد چودھری عبدالغفور کو محکمہ خوراک کا وزیر بنایا گیا لیکن اب ان کو بھی ہٹا دیا گیا ہے۔ وجہ بتائی جائے کہ ان کو اس عہدے سے کیوں ہٹایا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب کو خود یہ وزارت اتنی زیادہ کیوں پسند آ گئی ہے؟ مہربانی کر کے اگر آپ اس پر روشنی ڈال دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر تو حکومت ہی روشنی ڈال سکتی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کا استحقاق ہوتا ہے کہ وہ کسی وزیر کو کوئی بھی portfolio دے کر ان سے کام لے سکتے ہیں۔ جی، ڈار صاحبہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ scale-2 کے چوکیدار کی بنیادی تنخواہ کتنی ہوتی ہے، کیا ان کو چوکیداری کرنے پر کوئی special allowance یا مہنگائی الاؤنس دیا جاتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈار صاحبہ! یہ ایک نیا سوال بنتا ہے۔ scale-2 کے چوکیدار کی تنخواہ حکومت کے basic pay scales کے مطابق ہی ہو گی۔ آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: on his behalf سوال نمبر 6120 (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کی ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں نصیر احمد: جی، ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں مستقل گودام بنانے کی تفصیلات

*6120: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام اضلاع میں ترپال گندم گودام بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ترپال گودام بنانے کے لئے زمین کرایہ پر حاصل کی جاتی ہے، اگر ہاں تو ان کا کرایہ کیا ہے اور ہر ترپال گودام پر کتنا خرچہ آتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان ترپال گوداموں کی جگہ مستقل گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ہر سال ترپال گودام پر خرچ ہونے والا سرمایہ بچ سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب کے تمام ڈویژنوں کے مختلف اضلاع میں کھلے آسمان کے نیچے گنجیوں میں گندم ذخیرہ کی جاتی ہے جس کو موسمی اثرات سے بچانے کے لئے ترپال سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ عارضی گندم ذخیرہ کرنے کے لئے زمین کرایہ پر حاصل کی جاتی ہے۔ان کا کرایہ محکمہ مال کی تصدیق اور گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق 20 پیسے فی مربع فٹ ادا کیا جاتا ہے۔اوسطاً ایک ترپال گودام گنجی کے پلینتھ پر 10 سے 15 ہزار روپے خرچ آتا ہے جبکہ اسے 6 عدد ترپالوں سے ڈھانپا جاتا ہے جس پر تقریباً 72 ہزار روپے خرچہ آتا ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب مستقل گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس سلسلہ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سائلوز / مستقل گودام کی تعمیر کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں ان گوداموں کی تعمیر سے ترپال گوداموں / گنجیوں پر اٹھنے والے اخراجات میں بچت ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال یہ کیا گیا تھا کہ "کیا گوداموں کے لئے حکومت کسانوں سے جگہ lease پر لیتی ہے اور اس کے بعد اس پر ترپال ڈال کر گودام بنائے جاتے ہیں؟" پچھلی دفعہ بھی اسی حوالے سے ایک سوال آیا تھا اور اس کے جواب میں یہ کہا گیا تھا کہ جگہ lease پر لینے کی بجائے ہر ضلع کے اندر حکومت پنجاب کی جو اپنی جگہ موجود ہے اس پر گودام بنائے جائیں گے۔اس حوالے سے بجٹ بھی مختص کر دیا گیا، بعض جگہوں پر کام بھی شروع کر دیا گیا تھا اور اُس وقت جو جواب دیا گیا اس میں بتایا گیا تھا کہ 20 سے 25 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔اب میرا ان سے سوال یہ ہے کہ جن permanent گوداموں کو بنانے کا کام شروع ہوا تھا اس میں سے اب تک کتنے گودام بن چکے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ تو نیا سوال بنتا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ہم ہر سال بجٹ رکھتے ہیں تو کیا ابھی تک وہ permanent گودام بنے ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مغل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان میں تیس ہزار میٹرک ٹن کے گودام، ملتان میں چالیس ہزار ٹن گنجائش کے گودام اور راولپنڈی میں ایک گودام کی rehabilitation کے لئے PC-I تیار ہو گیا ہے اس کے لئے 62.2 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! چودہ ماہ پہلے جز (ج) میں کہا گیا تھا کہ گودام کی تعمیر کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں ان گوداموں کی تعمیر سے ترپال گوداموں اور گنجیوں پر اٹھنے والے اخراجات میں بچت ہو گی۔ یہ 10-اکتوبر 2010 کی بات ہے۔ اب صرف یہ بتا دیں کہ اس پر کتنا عملدرآمد ہوا ہے جو بھی منصوبہ بنتا ہے اسے مالی سال کے دوران مکمل ہونا ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ نے سنا نہیں دو جگہ گودام بن چکے ہیں باقی جگہوں پر تعمیر ہو رہی ہے۔ جی، کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ترپال گودام کے حوالے سے ہے کہ جب ترپال گودام بنائے جاتے ہیں تو کاشتکار پر ایک کلو گرام ہر چالیس کلو گرام کے حساب سے کاٹ لگائی جاتی ہے۔ ترپال گودام کے اخراجات کے حوالے سے بہتر، چوہتر ہزار روپے خرچے کا تو بتایا گیا ہے تو کاشتکار سے جو گندم کی کاٹ لگائی جاتی ہے کیا وہ خرچے کی مد میں آتا ہے جبکہ وہ wastage allowance کے حساب سے کاٹا جاتا ہے اور اس کا حساب کتاب کتنا ہے؟ اگر 66 لاکھ میٹرک ٹن گندم پنجاب میں ہوتی ہے اور اس پر کاٹ لگائی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لاکھوں ٹن گندم اس زمرے میں آتی ہے۔ اس کا حساب کتاب کدھر ہوتا ہے اور کیا وہ اخراجات میں شامل ہوتی ہے یا اس کو کہیں اور رکھ لیا جاتا ہے؟ یہ ٹیکہ کاشتکار کو تو لگ جاتا ہے اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ٹیکہ کاشتکار کو لگایا جاتا ہے اس کا حساب کتاب کہاں رکھا جاتا ہے اور اس کو کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کرنل صاحب! ماشاء اللہ آپ خود سمجھدار ہیں۔ یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اس کا اس سے تعلق ہی نہیں بنتا۔ اگر آپ کو اس بارے میں کوئی علم ہے تو آپ بتا دیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! اخراجات کی بابت پوچھا گیا ہے کہ ترپال گودام پر اخراجات کتنے آتے ہیں۔Permanent گودام پر wastage نہیں کاٹی جاتی یہ صرف ترپال گوداموں میں کاٹی جاتی ہے۔اگر کاٹی جاتی ہے تو یہ wastage میں آتی ہے اور یہ اخراجات کی مد میں شمار ہوتی ہے۔یہ مجھے بتادیں کہ اس کا حساب کتاب کہاں رکھا جاتا ہے اور یہ اس کا کیا کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ یہ پوچھ کر بتادیجئے گا کیونکہ یہ بالکل نیا سوال ہے اور نئے سوال کے زمرے میں آتا ہے۔جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جز(ج) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ گوداموں کی تعمیر کے لئے فنڈ مختص کیا ہے ان گوداموں کی تعمیر سے ترپال گوداموں/گنجیوں پر اٹھنے والے اخراجات میں بچت ہوگی۔اس سوال کا جواب 10۔اکتوبر 2010 کو آیا ہے اب تقریباً ایک سال گزر چکا ہے۔میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا اور اس میں کتنی بچت متوقع تھی اور ایک سال گزرنے کے بعد کتنی بچت ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سوال بھی نئے سوال کے زمرے میں آتا ہے۔اگر کوئی information ہے تو وہ دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! چھ ترپال ایک گنجی پر ڈالے جاتے تھے، اور ان کی آپس میں سلائی کی جاتی تھی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں سے بارش کا پانی بھی اندر چلا جاتا تھا ایک polypropylene کا پورے کا پورا ایک cap design کیا گیا ہے اس کی قیمت بھی کافی کم ہے اور یہ پائیدار بھی ہے۔یہ practice ابھی زیادہ نہیں ہوئی اس لئے میں اس وقت figure نہیں بتاسکتا لیکن آئندہ یہی practice ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اگلا سوال بھی چودھری محمد اسداللہ صاحب کا ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: On his behalf سوال نمبر 6121۔(معزز ممبر نے چودھری محمد اسداللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ضلع حافظ آباد۔گوداموں میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ودیگر تفصیلات

*6121: چودھری محمد اسداللہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع حافظ آباد کے گوداموں میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع حافظ آباد میں گندم کی خریداری پاسکو کرتا ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حافظ آباد کے گوداموں میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گندم دوسرے اضلاع سے لائی جاتی ہے اور اس پر کافی خرچہ آتا ہے؟
(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ خرچہ کو بچانے کے لئے گندم ضلع حافظ آباد سے ہی خریدنے کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع حافظ آباد کے گوداموں میں 15500 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔
(ب) یہ درست ہے۔
(ج) یہ درست ہے کہ عموماً گوجرانوالہ کے مراکز سے گندم حافظ آباد پہنچائی جاتی ہے۔ سال 10-2009 میں نوکھر سے 11527 ٹن اور کوٹ لدھا سے 6053.500 ٹن گندم بالترتیب بحساب -/333 روپے اور -/286 روپے فی ٹن ترسیل کی گئی اور 11-2010 میں کوٹ لدھا سے 6509.350 ٹن گندم بحساب -/315 روپے فی ٹن ترسیل کی گئی جس کا کل خرچہ مبلغ 7620237.25 روپے آیا جو کہ ذخیرہ شدہ گندم کی قیمت کا 1.33 فیصد ہے۔
(د) حکومت پنجاب نے حافظ آباد ضلع میں گندم کی خریداری پاسکو کو مختص کی ہے۔پاسکو سندھ اور پنجاب کے مختلف اضلاع سے خریداری کرتا ہے حافظ آباد ضلع بھی پاسکو کو مختص کیا ہوا ہے اور پاسکو یا محکمہ خوراک ایک دوسرے کے علاقے سے خریداری نہیں کرتے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! زمیندار کو پاسکو کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو وہ بے چارہ رُل جاتا ہے۔ کیا حافظ آباد کے زمیندار کو پاسکو سے بچایا جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کا سوال نہیں بلکہ آہ و بکا ہے۔ اس کا جواب وہ نہیں دے سکتے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7362 ہے۔

ضلع چنیوٹ، گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7362: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں گندم کے کل کتنے گودام کہاں کہاں ہیں، اس وقت ان میں کتنی کتنی گندم سٹور ہے؟

(ب) کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے؟

(ج) ان گوداموں کے سال 2007 سے یکم اگست 2010 تک کتنے اخراجات آئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع چنیوٹ میں گندم کے کل پانچ پی آر سنٹر ہیں اور ان کے کل 36 گودام ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تعداد گودام	نام مرکز	ذخیرہ شدہ گندم (میٹرک ٹن)
1	2	پی آر سنٹر چنیوٹ سرگودھا روڈ منڈی شیخان	3124.800
2	8	پی آر سنٹر چک نمبر JB/11 دسد ھوانوالہ، لاہور روڈ	12268.800
3	4	پی آر سنٹر لالیاں نزد ریلوے سٹیشن لالیاں	4627.800
4	7	پی آر سنٹر چناب نگر، نزد ریلوے سٹیشن چناب نگر	7444.150
5	15	پی آر سنٹر جامعہ آباد، جھنگ روڈ نزد رمضان شوگر ملز	23282.000
میزان	36		50747.550

(ب) 49032.250 میٹرک ٹن گندم 131 عدد گنجیوں میں کھلے آسمان تلے ذخیرہ شدہ ہے۔

(ج) سال 2007 تا یکم اگست 2010 ان گوداموں کی مرمت پر کوئی خرچ نہ آیا ہے۔تاہم پی آر سنٹر لالیاں کے گودام ضلع کونسل کی ملکیت ہیں اور ضلع کونسل کو کرایہ کی مد میں 30-06-2009 تک مبلغ -/304047 روپے ادا کئے گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی گندم کے غبن اور فراڈ میں وزیر خوراک کو نکالا گیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔This is very wrong کل بھی بات ہوئی تھی کہ personal attack نہیں کئے جائیں گے۔آپ ممبران ہیں۔آپ پالیسی پر ضرور attack کریں اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کا ماحول بھی خراب ہوتا ہے اور آپ پر بھی حرف آتا ہے۔آپ جب اپنے ممبران پر بغیر ثبوت کے الزام لگاتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم الزام نہیں لگا رہے بلکہ ہم تو کہہ رہے ہیں کہ کون سا فراڈ ایسا۔۔۔(قطع کلامیاں)

وزیر اوقاف و مذہبی امور (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! انہوں نے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں انہیں معذرت کرنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! آپ اس پر grace کا مظاہرہ کریں۔ اگر کوئی ثبوت نہیں ہیں تو یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر چودھری عبدالغفور صاحب کی دلآزاری ہوئی ہے تو میں ان سے معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے کوئی غلط لفظ نہیں بولا ان کو تبدیل کیا گیا ہے تو کیا ان کے محکمے میں کوئی فراڈ ہوا ہے تو انہیں تبدیل کیا گیا ہے؟ یہ سوال پوچھنا میرا حق ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ on the floor of the House بغیر ثبوت کے ایسی بات کریں گے تو غلط ہے۔ یہاں پر کی جانے والی بات کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! چودھری عبدالغفور صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں، وہ میرے بھائی ہیں اور ایماندار شخص ہیں۔ میں تو پوچھ رہا ہوں کہ ان پر ایسا کون سا الزام آیا ہے جس کی وجہ سے انہیں فارغ کیا گیا ہے۔ میں تو یہ سوال پوچھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پہلے بھی بات ہوئی تھی۔ یہ استحقاق وزیر اعلیٰ صاحب کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! استحقاق کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ کوئی آدمی اپنا استحقاق استعمال کرتے ہوئے پسند اور ناپسند کا مظاہرہ کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس پر میں مذمت کرتا ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ---

محترمہ غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! ان کا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! محترمہ کو کہیں کہ یہ میرے سوال میں مداخلت نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں یہ پوچھا ہے کہ اِن گوداموں پر 2007 سے 2010 تک کتنا خرچ آیا ہے جس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ ضلع کونسل کو کرائے کی مد میں

3لاکھ 4ہزار 47روپے ادا کئے گئے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اور کوئی purchase centres ہیں جہاں انہوں نے پرائیویٹ طور پر گندم سٹور کی ہوئی ہے یا صرف یہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کے علاوہ بھی کوئی سٹورز ہیں یا صرف یہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ٹوٹل یہی تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ غلط بتا رہے ہیں کیونکہ انہوں نے 2007 سے لے کر 2010 تک پرائیویٹ گوداموں میں بھی گندم سٹور کی تھی۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی اور نہیں ہے تو میرا کہنا یہ ہے کہ یہ غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! جواب میں 36 گوداموں کی تفصیل دی ہوئی ہے۔ کیا اس کے علاوہ بھی تھے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، بالکل تھے لیکن انہوں نے جو تفصیل دی ہے اس میں پرائیویٹ نہیں گورنمنٹ کے گودام ہیں جہاں انہوں نے گندم سٹور کی تھی۔ ضلع چنیوٹ میں انہوں نے پرائیویٹ گودام hire کر کے 2007 سے لے کر 2010 تک گندم سٹور کی تھی جبکہ یہ فرما رہے ہیں کہ ہم نے کسی پرائیویٹ گودام میں گندم سٹور نہیں کی۔ یہ غلط جواب دے رہے ہیں اور میرے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ 36 گودام سرکاری ہیں یا ان میں کوئی پرائیویٹ بھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! باقی کے گودام سرکاری ہیں جبکہ صرف لالیاں کے گودام ضلع کونسل کی ملکیت ہیں اور اُن پر کرائے کی مد میں 3 لاکھ 4 ہزار 47 روپے ادا کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ پرائیویٹ گودام بھی ہیں لہذا آپ پتا کر کے ابھی ہاؤس کو بتائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے بہاولپور اور ڈی جی خان ڈویژن میں جو گنجی لگائی ہوئی تھی اُس میں سیلاب اور بارشوں میں کتنی گندم خراب ہوئی، کتنی ملوں کے خلاف پرچے درج کروائے اور اُس پر سٹیٹ بنک نے کیا احکامات صادر فرمائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے یہ ضلع چنیوٹ سے متعلق سوال ہے اس لئے آپ کا ضمنی سوال بالکل غیر متعلقہ ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: چلیں، وہ پوچھ کر بتادیں باقی ہم اُن سے خود ہی پوچھ لیں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! وہ ذرا سوال کا جواب دے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! شاہ صاحب کے اس ضمنی سوال کا اگلے سوالوں میں جواب آ جائے گا کیونکہ دو تین سوالوں کے بعد ایک سوال ہے جس میں پوری گندم کے خراب ہونے کا، نیلامی کا اور اُس کے usage کا بھی بتایا گیا ہے۔ یہ بالکل بے فکر رہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے لیکن پرائیویٹ گوداموں کے بارے میں بھی بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! پرائیویٹ گوداموں کے بارے میں تفصیل ابھی لے کر میں بتادوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ابھی بتاد یجئے گا۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں یہاں emphasize کرنا چاہتی ہوں کہ چند ماہ پہلے گندم کی سٹوریج کے متعلق ایک سوال آیا تھا اور گوداموں کی تعمیر کے بارے بات ہوئی تھی کہ گورنمنٹ گندم کو سٹور کرنے کے لئے اپنے گودام تعمیر کرنے کے لئے کیا کر رہی ہے تو اُس وقت حکومتی بنچوں سے on the floor of the House commitment ہوئی تھی اور یہ بیان دیا گیا تھا کہ ہم اتنے گودام کرائے پر لے رہے ہیں۔ آج جواب غلط آ رہا ہے کیونکہ یہ commitment پہلے ہی اس floor پر ہو چکی ہوئی ہے اور حکومت نے خود یہ specifically جواب دیا تھا کہ ہم اتنی گندم پرائیویٹ گوداموں میں رکھیں گے۔ جواب کی disparity میں جو کمی ہے اسے چیلنج کرنے کا اور correct کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کا سوال ہی سیاق و سباق سے ہٹ کر ہے۔ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے گودام کرائے پر لئے ہیں اور اُن پر انہوں نے جتنا کرایہ ادا کیا ہے وہ بھی بتا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! انہوں نے پرائیویٹ گودام لئے ہیں جبکہ آج کہہ رہے ہیں کہ کوئی پرائیویٹ گودام نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ صرف چنیوٹ کی بات کر رہے ہیں اور باقی جگہوں پر انہوں نے پرائیویٹ گودام لئے ہیں۔ شاید پچھلے سوالات آپ نے سنے نہیں ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ضلع چنیوٹ میں پرائیویٹ اور سرکاری گودام ملا کر ٹوٹل کتنے گودام تھے جہاں پر انہوں نے گندم کو سٹور کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کل 36 گودام ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں پرائیویٹ گودام شامل کر کے پوچھ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرائیویٹ گوداموں کے متعلق وہ confirm کر کے ابھی بتا رہے ہیں۔ ویسے 36 گودام انہوں نے جواب میں لکھے ہوئے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ پنجاب بھر میں ترپال گودام ٹوٹل کتنے بنائے گئے تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو ایک نیا سوال بنتا ہے کیونکہ موجودہ سوال چنیوٹ سے متعلق ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! پچھلے سوالوں میں بھی یہی discussion چلی آ رہی ہے اس لئے یہ related to the subject ہے کہ پنجاب میں ٹوٹل کتنے نئے بنائے جانے والے گودام ہیں جہاں گندم سٹور کی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ وہ ابھی آپ کو بتاتے ہیں۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: میرا سوال نمبر 7435 ہے۔ اس کا جواب پڑھ دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جواب پڑھ دیں۔

ضلع چنیوٹ، شوگر سیس کی رقم اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*7435۔ سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں سال 2007 سے یکم اگست 2010 تک شوگر سیس کے تحت کتنی رقم وصول ہوئی، یہ کس کے اکاؤنٹ میں جمع ہے؟

(ب) ان سالوں کے دوران شوگر سیس کے فنڈز سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ج) ان منصوبوں کی منظوری کس کس اتھارٹی نے دی تھی؟

(د) شوگر سیس فنڈز کن کن منصوبوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

(الف) سال 2007 سے یکم اگست 2010 تک ضلع چنیوٹ میں شوگر سیس کی مد میں جمع ہونے والی رقم مع تفصیل شوگر ملز وا کاؤنٹ درج ذیل ہے:-

ملز کا نام	وصول شدہ رقم 08-2007	وصول شدہ رقم 09-2008	وصول شدہ رقم 10-2009
مدینہ شوگر ملز	1,72,99,499	1,69,88,947	1,72,83,462

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! ویسے آپ اس کا جواب پڑھوانا کیوں چاہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اگر سارا جواب پڑھنا ہے تو کوئی حرج نہیں، میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مغل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ یہ ایسے ہی شغل کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(الف) سال 2007 سے یکم اگست 2010 تک ضلع چنیوٹ میں شوگر سیس کی مد میں جمع ہونے والی رقم مع تفصیل شوگر ملز وا کاؤنٹ درج ذیل ہے:-

ملز کا نام	وصول شدہ رقم 08-2007	وصول شدہ رقم 09-2008	وصول شدہ رقم 10-2009
مدینہ شوگر ملز	1,72,99,499/-	1,69,88,947/-	1,72,83,462/-
رمضان شوگر ملز	1,39,23,428/-	1,41,13,188/-	1,38,68,974/-
سفینہ شوگر ملز	85,19,684/-	1,27,04,003/-	1,37,15,418/-
میزان	3,97,42,611/-	4,38,061,138/-	4,48,67,854/-

شوگر سیس کے تحت وصول ہونے والی رقم نیشنل بنک کے اکاؤنٹ نمبر11212 G جس کا عنوان"Sugarcane Development Cess"ہے، میں جمع ہوتی ہے۔

(ب) چونکہ یکم جولائی2007 سے پہلے چنیوٹ ضلع جھنگ کی تحصیل تھی لہذا مندرجہ ذیل دو سکیموں کے لئے یکم اگست2010 میں فنڈز جاری کئے گئے جو ڈی سی او جھنگ نے منظور کی تھی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام منصوبہ جات	تخمینہ لاگت	اخراجات جو ضلع جھنگ نے ادا کئے	ضلع چنیوٹ سے جاری کئے گئے فنڈز	کیفیت
1	تعمیر سڑک رجوعہ تا کوٹ اسماعیل براستہ گنجوان (لمبائی1.21کلو میٹر)	2.694ملین	1.347ملین	1.347ملین	کام مکمل ہو چکا ہے۔
2	مرمت سڑک جامعہ آباد سے خان دا کوٹ (لمبائی8کلو میٹر)	17.164ملین	12.00ملین	5.164ملین	کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) ان منصوبہ جات کی منظوری ڈی سی او جھنگ نے دی تھی۔

(د) پنجاب فنانس ایکٹ1964 کے سیکشن(4)12اور شوگر سیس رولز1964 کے رول(4)8 کے مطابق شوگر سیس کی رقم جن منصوبہ جات پر خرچ کی جا سکتی ہے اس کی تفصیل منسلکہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو شوگر سیس کمیٹی بنائی گئی تھی اُس میں کون کون لوگ ہیں اور اُس کمیٹی میں ممبر بننے کے لئے کون کون لوگ eligible ہیں، اس کے علاوہ یہ بھی بتادیں کہ کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے منصوبوں پر کام جاری ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! شوگر سیس کمیٹی کے ممبران کے بارے میں حسن مرتضیٰ صاحب نے پوچھا ہے تو کمشنر، ڈی سی او، مل کے نمائندے اور متعلقہ growers کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنتی ہے اور وہ منصوبہ جات کو recommend کرتی ہے جس کو ڈی سی او منظور کرتا ہے اور اس کے اکاؤنٹ کو upgrade کرنے کی اتھارٹی بھی ڈی سی او کے پاس ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیراعلیٰ صاحب نے notify کیا تھا کہ جس ممبر کے حلقے میں مل ہو گی وہ اُس کمیٹی کا ممبر ہو گا جس کے نوٹیفکیشن کی کاپی میرے پاس موجود ہے اور میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو دے دیتا ہوں۔ کیا آج تک اُس پر کسی نے عمل کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ نوٹیفکیشن آپ نے دیا ہی نہیں ہو گا اور اپنے پاس ہی رکھ لیا ہو گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے پورے پنجاب کے لئے notify کیا تھا جو پنجاب کے تمام ڈی سی او صاحبان کو تقسیم کر دیا گیا تھا اور مجھے اُس کی کاپی ڈی سی او آفس سے ہی ملی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مغل صاحب! اگر ایم پی ایز کو بطور ممبر رکھا گیا ہے تو آپ اس پر وضاحت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! جس ممبر کے حلقے میں مل واقع ہو، وہ اُس شوگر سیس کمیٹی کا ممبر ہوتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے حلقے میں دو ملیں ہیں مگر مجھے بلایا جاتا ہے اور نہ ہی پوچھا جاتا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ تو اپوزیشن میں ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ابھی ایک منسٹر نے جو جواب on the floor دیا ہے اور آپ نے بھی سنا ہے اس پر آپ ruling دے دیں کہ کیا ہم اپوزیشن والوں کو یہ برابر کا ممبر نہیں سمجھتے اور کیا شوگر سیس پر ہمارا حق نہیں ہے؟ اپوزیشن میں ہونے کی وجہ سے ہی ہمیں neglect کیا جاتا ہے، ہمارے لوگوں کو نوکریاں نہیں دی جاتیں اور ہمارے حلقوں میں ترقیاتی کام نہیں کروائے جاتے یہاں تک کہ میں نے آج دیکھا ہے کہ اس اسمبلی کے اندر داخل ہونے والے ڈی آئی جی کو لوگ salute مار رہے تھے اور اُنہیں پروٹوکول دیا جا رہا تھا مگر جب ہم اُن کے دفاتر میں جاتے ہیں تو وہاں ہماری گاڑیوں کی ڈگیوں کی تلاشیاں ہوتی ہیں اور بونٹ کھول کر چیک کئے جاتے ہیں۔ آج یہاں پر ایک وزیر نے اپوزیشن ممبران کو جس انداز میں ہاؤس میں بیان کیا ہے مجھے اُس پر شرم آ رہی ہے لہذا میں اُس پر احتجاجاً واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: احسان الدین قریشی صاحب! اب آپ ہی جاکر شاہ صاحب کو منا کر لائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں بھی ساتھ جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب! آپ بھی ساتھ جائیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! پہلے چنیوٹی صاحب کو میں نے کہا تھا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! ان کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ رقم بتائی گئی ہے کہ مختلف ملوں سے تین کروڑ 97 لاکھ روپے روڈ سیس ایک سال میں اکٹھا ہوا ہے اور 09-2008 میں چار کروڑ 38 لاکھ روپے جبکہ 10-2009 میں چار کروڑ 48 روپے ہیں تو میری پہلی گزارش یہ ہے کہ اسے چیک کر لیں کہ جو طے شدہ rate ہے اس کے مطابق ملوں والے صرف دس فیصد دیتے ہیں باقی 90 فیصد چوری ہو رہی ہے اور میں نشاندہی کر رہا ہوں کہ محکمہ اس پر توجہ دے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں لکھا ہے کہ "شوگر سیس فنڈز کن کن منصوبوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے، تفصیل فراہم کریں۔" اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ "Punjab Financial Act 1964 کے سیکشن (4)12 کے تحت بتاتے ہیں کہ یہ دو مدات میں خرچ کیا جا سکتا ہے جس میں ایک تو علاقے کی roads کی maintenance پر اور میں دوسرے سیکشن کی طرف توجہ دلا کر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ research and development on the sugarcane in the Province مجھے پارلیمانی سیکرٹری موصوف صرف یہ بتا دیں کہ اکٹھی ہونے والی چار کروڑ، ساڑھے چار کروڑ اور پانچ کروڑ میں سے کتنی رقم شوگر کین کی ریسرچ پر خرچ کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! یہ رقم ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ پر شاید اس طرح نہیں جس طرح کا معزز ممبر کا خیال ہے۔ improvement، maintenance اور

نئے roadکی constructionپر نہیں بلکہ جو roadsملوں کو جاتے ہیں، ان roadsپر خاص طور پر priorityکی بنیاد پر خرچ کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے ریسرچ پر کم خرچ کیا ہے اور ڈویلپمنٹ پر زیادہ۔ اب اس میں یہ تو نہیں لکھا ہوا کہ اتنے فیصد ریسرچ پر خرچ ہونی ہے اور اتنے فیصد ڈویلپمنٹ پر خرچ ہونی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے صرف یہ بتادیں کہ ریسرچ پر کتنا خرچ کیا ہے؟ میرے خیال میں تو ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! الگ سے یہ مد کوئی نہیں ہے جس پر بتا سکوں کہ ریسرچ پر اتنا اور ڈویلپمنٹ پر اتنا خرچ ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، اس پر کوئی hard and fast ruleنہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر سید حسن مرتضیٰ واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب کو ایوان میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! دراصل جواب یہ ہے کہ ریسرچ پر اس میں سے کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی اور یہ فرمارہے ہیں کہ ہم نے کی ہے تو بتائیں کہ کتنی کیا ہے، ایک روپیہ کیا ہے یا ایک کروڑ روپے کیا ہے؟ یا پھر یہ مان لیں کہ ہم نے خرچ نہیں کیا۔ دو باتیں ہیں یہ کہیں کہ ہم نے ریسرچ پر کوئی رقم خرچ نہیں کیا اور اگر کی ہے تو وہ رقم بتادیں۔ ہماری گزارش ہے کہ آئندہ اس رقم کو شوگر کین کی ریسرچ پر خرچ کیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ انہوں نے بڑا واضح جواب دے دیا ہے اور اس میں یہ بتا بھی دیا ہے کہ کوئی hard and fast ruleنہیں ہے۔ اس کے اندر اتنا خرچ ریسرچ پر نہیں ہوا، ڈویلپمنٹ پر زیادہ ہوا ہے جس کے متعلق انہوں نے بتادیا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ، جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ "یہ تین ملوں سے تقریباً 35 ملین روپے شوگر سیس میں آیا ہے" اس ضمن میں میرا سوال بالکل سب سے آخر میں

ہے اور میں اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ کہتے ہیں کہ "جا دھیئے راوی، نہ کوئی آوی نہ کوئی جاوی"۔ میرا سوال بالکل آخر میں ہے جہاں ہم نے پہنچنا ہے اور نہ اس کا کوئی جواب آنا ہے۔ میرے اسی سوال میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس ضمن میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کس سوال میں بتایا ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ شاہ صاحب کے سوال کے جواب میں بتا رہے ہیں کہ 35 ملین روپے شوگر سیس میں اکٹھا ہوا ہے اور میرے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ 95 ملین روپے اکٹھا ہوا ہے۔ کہاں 35 ملین روپے اور کہاں 95 ملین روپے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں انہوں نے اخراجات میں بتایا ہے کہ تقریباً 22 ملین روپے کی سڑکیں بنائی ہیں اور 92 ملین روپیہ اکٹھا ہوا ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ کام بھی مکمل کر دیا گیا ہے تو 92 ملین روپے اکٹھے ہوئے ہیں اور کام 22 ملین روپے میں ہو گیا ہے تو باقی 70 ملین روپے کہاں گئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! حسن مرتضیٰ صاحب کا سوال صرف چنیوٹ ضلع کے بارے میں تھا جہاں تین شوگر ملیں ہیں جن میں مدینہ شوگر ملز، رمضان شوگر ملز اور سفینہ شوگر ملز کی سیس کے بارے میں یہاں پر figures دیئے گئے ہیں اور ان کے بارے میں محترم نے پوچھا تھا کہ کہاں کہاں خرچ ہوتا ہے۔ آپ نے بھی وضاحت فرما دی کہ hard and fast کوئی rule نہیں کہ اس پر اتنا خرچ ہو گا اور اس سے آگے اور پیچھے نہیں جا سکتے۔ ڈویلپمنٹ کے اوپر اور باقی نئے پلوں کی تعمیر، سڑکوں کی maintenance ہے، ان کی widening اور improvement ہے۔ خاص طور پر ملوں کو جانے والی سڑکوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ 45 یا 95 ملین روپے کے بارے میں میرے علم میں کوئی بات نہیں آئی کہ یہ بتا سکوں کہ یہ کہاں گیا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرے سوال میں یہ بتایا گیا ہے اور وہاں انہوں نے یہ figures لکھے ہوئے ہیں تو یہ بھی پڑھ لیں اور وہ بھی پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال ملک اختر حسین نول صاحب کا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (حاجی احسان الدین قریشی): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں حسن مرتضیٰ صاحب کو منالایا ہوں۔ ان کا اور ہمارا مذاق تھا لیکن میں نہیں سمجھتا تھا کہ وہ اتنا برا منا جائیں گے حالانکہ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور کسی اپوزیشن یا اقتدار کی بات نہیں ہے۔ جو ممبر جہاں ہے وہ ہر معاملے میں اسی طرح ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ آپ اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر بعد میں بات کریں۔ کل صبح بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ان تمام معاملات کو دیکھنے کے لئے اجلاس ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں چند لوگوں کو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کے سربراہان ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہمارے سربراہ اللہ تعالیٰ اور جناب آصف علی زرداری ہیں۔ میں یہاں اس اسمبلی بزنس میں برابر کا ممبر ہوں اور بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں چار آدمی بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہیں جس سے میں اتفاق نہیں کرتا۔ میرا استحقاق ہے اور میں نے بات کرنی ہے۔ آج ایک حکومتی رویہ سامنے آیا ہے اور انہوں نے یہ دل کی بات کہی ہے۔ ہمارے ساتھ ہمارے حلقوں میں زیادتی ہو رہی ہے اور میرے ساتھ بیٹھے ہوئے سارے ممبران۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! سوالوں کے وقفہ کے دوران آپ کی بات بنتی تھی اور نہ اب بنتی ہے لیکن جیسے ہی وقفہ سوالات ختم ہو گا تو آپ۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا اور وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دوں گا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے مجھے وقت نہیں دینا کیونکہ آپ نے مجھے خود کہا ہے کہ میں چند باتیں نہ کرنے کے لئے کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، لنگڑیال صاحب!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! on his behalf سوال کا نمبر 7615 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ملک اختر حسین نول کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور۔شوگر ملز مالکان کے ذمہ کسانوں کی رقم کی ادائیگی کا معاملہ

*7615: **ملک اختر حسین نول:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں کل کتنی شوگر ملز ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں، مل مالکان کے نام و پتا جات سے آگاہ کریں؟

(ب) ان شوگر ملز نے سال 2005 تا 2009 کتنا گنا خرید کیا، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ مل وار مہیا فرمائی جائے؟

(ج) سال 2009 میں خریدے گئے گنے کی کتنی رقم کسانوں کو ادا کی گئی اور ابھی تک کتنے کسانوں کو رقم ادا نہ کی گئی ہے ان کسانوں کے نام، پتا جات اور رقم بتائی جائے؟

(د) جن ملوں نے ابھی تک کسانوں کو ان کی رقم ادا نہ کی ہے ان ملز کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی اور کب تک غریب کسانوں کو رقم ادا کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع قصور میں مندرجہ ذیل تین شوگر ملز ہیں جن کے کوائف درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	ملز کا نام	نام و پتا مل مالک
1	پتوکی شوگر ملز ملتان روڈ تحصیل پتوکی ضلع قصور	میاں محمد اسلم ساکن ڈیفنس لاہور
2	برادرز شوگر ملز چونیاں روڈ تحصیل چونیاں ضلع قصور	میاں محمد اسلم ساکن ڈیفنس لاہور
3	مکہ شوگر ملز چک نمبر 65 مانگا روڈ تحصیل کوٹ رادھا کشن، ضلع قصور	ریاض قدیر بٹ ساکن ڈیفنس لاہور

(ب) ضلع قصور کی شوگر ملز نے دوران 2005 تا 2009 میں مندرجہ ذیل مقدار میں گنا خرید کیا۔

نمبر شمار	شوگر ملز	مقدار خرید کردہ گنا (میٹرک ٹن)
1	پتوکی شوگر ملز	29,82,458.786/- میٹرک ٹن
2	برادرز شوگر ملز	30,89,531.070/- میٹرک ٹن
3	مکہ شوگر ملز	20,64,248.418/- میٹرک ٹن

(ج) ضلع قصور کے کسانوں کو سال 2009 میں شوگر ملز نے حسب ذیل رقم کی ادائیگی کی ہے:-

نمبر شمار	شوگر ملز	کل مقدار خرید کردہ گنا	کل رقم واجب الادا	کل اداشدہ رقم	بقایاادائیگی
1	پتوکی شوگر ملز	M.T 529221.697	Rs.2,602,832,322	Rs.2,602,832,322	Nil
2	برادرز شوگر ملز	395647.708	2,059,280,850	2,059,280,850	Nil
3	مکہ شوگر ملز	79673.382	199,183,455	199,183,455	Nil
	میزان	1004542.787/-	4,861,296,627/-	4,861,296,627/-	Nil

(د) شوگر ملز کے ذمہ کوئی رقم بقایا نہ ہے۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! جز(د) کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا اس کا جواب ہے "شوگر ملز کے بارے میں کوئی رقم بقایا نہ ہے۔" یہ جواب درست نہ ہے کیونکہ شوگر ملوں نے ایک routine بنائی ہوئی ہے کہ کاشتکاروں سے جو بھی گنا خریدا جاتا ہے اس کی net payment نہیں کرتے بلکہ درمیان میں ٹھیکیدار وغیرہ ان کی رقم دو دو، تین تین اور چار چار سال ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے کسان بہت پریشان ہیں اور گنے کی کاشت بھی پہلے کی نسبت بہت کم ہو گئی ہے۔ میں یہ دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ جواب درست نہیں ہے کیونکہ کوئی رقم ادا نہیں کی جاتی اور ان لوگوں نے routine بنائی ہوئی ہے جبکہ رقم کے بدلے میں چینی انہیں مہنگے داموں دیتے ہیں جس کا سارا اثر کسانوں پر پڑتا ہے اس لئے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس بارے میں یہ تصدیق کریں کہ آیا تمام شوگر ملوں نے payment دے دی ہے یا ابھی تک نہیں دی؟ اور اس پر سختی سے عملدرآمد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بالکل specific بات کروں گا اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ "شوگر ملز کے ذمہ کوئی رقم واجب الادا نہ ہے" اور اوپر ایک reconciliation chart دیا ہے جو آپ نے بھی دیکھا ہے۔ اول تو یہ قرب قیامت کی نشانی ہے کہ اگر ان ملوں کے ذمہ کوئی رقم نہ ہے۔ اب میں یہ بات پوچھنا چاہوں گا کہ گنے کی delivery کے کتنے عرصے بعد یہ ادائیگی کی گئی؟ مجھے سب معلوم ہے کہ کتنے پیسے ابھی بھی واجب الادا ہیں اور جنوری 2011 میں یہ کہا جارہا ہے کہ کوئی رقم واجب الادا نہ ہے۔ میرا محترم پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ گنے کی

delivery کے کتنے دن بعد یہ رقم ان کو دی گئی؟ جبکہ میں بالکل ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ ان کو آج تک بھی رقمیں نہیں دی گئیں اور 2010 کی رقمیں بھی due ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اب تک کے اعداد و شمار کے مطابق 99.95 فیصد رقوم ادا ہو چکی ہیں۔ پچھلے سال کی ایک رقم جو عبداللہ شوگر مل کے نام پر تھی اس میں سے بھی کافی recovery ہو گئی ہے۔ اگر مجھے figure کی کوئی غلطی نہ لگے تو تقریباً 67 ہزار روپے بقایا ہیں۔ جو کیس litigation میں چلا جائے اس پر ہم discuss نہیں کرتے اور نہ ہی چھیڑتے ہیں جب تک کہ اس کا فیصلہ نہ ہو جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس پر کمیٹی بنا دیں اگر میں اپنی بات ثابت نہ کر سکا تو آپ مجھے جو ہرجانہ کہیں گے میں وہ ادا کروں گا۔ میں جو بات کر رہا ہوں پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دیں۔ فرض کریں کہ میں نے ایک ہزار من گنا آج دیا تو مجھے اس کی ادائیگی کتنے دن میں ہونی چاہئے تھی؟ ان کا کوئی hard and fast rule ہے کہ یہ ملوں کو کہیں کہ تمہیں یہ گنا مل گیا ہے اور تم اتنے دنوں میں اس رقم کی ادائیگی کرو گے؟ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مل والے post dated cheque دیتے ہیں اور وہ بھی سال سال، ڈیڑھ ڈیڑھ سال گزار کر۔ میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ملوں کو کوئی binding ہے کہ انہوں نے اگر آج گنا لیا ہے تو وہ سات دن بعد، پندرہ دن بعد payment کریں، یہ مجھے بتائیں کہ کتنے دن بعد payment ہوئی ہے؟ ہم ایک لمحے کے لئے مان لیتے ہیں کہ ان کے ملوں کے ذمہ کوئی واجب الادا رقم نہیں ہے لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ کسان کو کتنے دن بعد ادائیگی ہوتی ہے؟ کیونکہ دو دو سال تک تو یہاں جواب نہیں آتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! کسان کو پندرہ دن کے اندر payment ہو جاتی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نہایت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اکبر صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! شیخ صاحب نے جو point raise کیا ہے یہ نہایت ہی سنجیدہ ہے۔ گنے کی payment سے کسان بہت effect ہوتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ سو فیصد ادائیگی ہو گئی ہے لیکن شیخ صاحب کی بات بالکل صحیح ہے کہ وہ اگلے سیزن تک payment کرتے ہیں۔ میں آج دعوے سے کہہ سکتا ہوں ہمارے ضلع میں کافی ملیں ہیں اور ابھی تک 2009 کی payment بقایا ہے۔ میری گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ اس پر کوئی سنجیدہ ایکشن لیں اور ملوں کو binding کریں کہ جب وہ لوگ کسانوں سے گنا لے لیتے ہیں تو کم از کم اسی سیزن میں تو پیسے دے دیں۔ شیخ صاحب جو بات کر رہے ہیں یہ نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ کسانوں سے گنا لینے کے بعد انہیں payment نہیں کی جاتی ہم خود ہر روز یہ باتیں face کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک کاشتکار کے تین کروڑ روپے رہتے تھے جب ہم نے ان کے خلاف ایف آئی آر کا کہا تو پھر انہوں نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر agreement کیا کہ اتنی رقم چھ مہینے میں اور اتنی رقم دو مہینے میں دے دیں گے اس لئے میری پارلیمانی سیکرٹری کی وساطت سے گورنمنٹ کو submission ہے کہ یہ نہایت سنجیدہ معاملہ ہے اس لئے اس پر کوئی بات طے ہو جائے تاکہ کسانوں کو اُسی سیزن میں تو پیسے مل جائیں کیونکہ انہیں دو دو سیزن کے بعد پیسے ملتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنے دوستوں کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے بہت دیانتداری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ شوگر مل والے کاشتکاروں کے ساتھ اتنی زیادتی کر رہے ہیں کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میری request پر پچھلے سال پنجاب حکومت نے FACTO شوگر ملز کے خلاف پرچہ درج کروایا۔ وہ مل ڈیڑھ ارب روپے کی defaulter تھی اور اس نے کاشتکاروں کے پیسے دینے تھے۔ جب ان کا GM جیل میں گیا تب ان لوگوں نے پانچ پانچ، سات سات سال کے بقایا جات واپس کئے لیکن اس کے باوجود بھی دو سال کا 15 کروڑ روپیہ بقایا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کے لئے ایک ایسا mechanism بنایا جائے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کاشتکار کے فائدے کے لئے ہو کیونکہ کاشتکار voiceless community ہے اور اس کی بات سننے والا کوئی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مستی خیل صاحب! آپ ماشاء اللہ بڑے سمجھ دار ہیں، میں سمجھ رہا تھا کہ شاید کوئی ضمنی سوال ہو گا۔ جیسے ہی یہ question hour ختم ہوتا ہے میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا آپ اس پر بات کر لیجئے گا۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ کل یا پرسوں رانا ثناء اللہ صاحب کہہ رہے تھے کہ 99 فیصد لوگوں کو payment مل گئی ہے۔ یہ بالکل غلط figure ہے آپ پورے ہاؤس سے پوچھ لیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر اس ہاؤس کی ایک کمیٹی تشکیل دیں کیونکہ Cane Commissioner حکومت کو بالکل غلط اعداد و شمار دے رہا ہے۔ اصل حقائق یہ ہیں کہ پچھلے سال کے پیسے بھی رہتے ہیں، اکتوبر سے ملیں چل رہی ہیں اور اب دسمبر آ گیا ہے لیکن موقع پر کسی کو پیسے نہیں دیئے جا رہے۔ میں نے کل جا کر چیک کیا ہے کہ جو اکتوبر میں گنا گیا تھا ابھی تک اس کے پیسے نہیں ملے اس لئے آپ پنجاب کے زمینداروں کے ساتھ مہربانی کریں اور ان کے ساتھ یہ ظلم نہ کریں۔ ویسے ہی اس حکومت نے پنجاب کا بیڑا غرق کیا ہوا ہے۔ کاشتکاروں کی جو ایک سال کی فصل ہے، اس فصل کے پیسے اور پچھلے سال کے پیسے ابھی تک نہیں ملے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو انتہائی serious لیں کیونکہ یہ ایک آدمی کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ وہ لوگ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں اس لئے اس کو serious لیتے ہوئے اس پر کوئی کمیٹی تشکیل دیں۔ آپ اپنی سربراہی میں کمیٹی بنا لیں اور ہم آپ کو ثبوت دیں گے کہ نہ وہ کاشتکاروں کو پیسے دے رہے ہیں بلکہ حکومت کو غلط اعداد و شمار دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ پہلے اس پر جواب آ جائے کل چونکہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی ہے، ویسے بھی پنجاب کے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ اس اسمبلی اور ہم سب نے مل کر کرنا ہے اس لئے ہم کل بیٹھ کر اس پر کمیٹی بھی بنا دیں گے۔ جی، مغل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی صاف بات کی ہے۔ جو جو cases اُن کے نوٹس میں ہیں وہ تمام ہمارے نوٹس میں لے آئیں ہم انشاء اللہ اس کی انکوائری کر کے پتا کرا لیں گے اور اس کو دیکھ لیں گے کہ payment کا کیا طریق کار طے کیا جا سکتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ایک بات عرض کروں گا۔ بڑی معمولی سی بات ہے، کسانوں کا ایک لمحے میں مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! پہلے ان کی عرض تو پوری سن لیتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! یہ راجہ صاحب سے پوچھ رہے ہیں حالانکہ یہ تو اِن کا کام ہے کہ اس کو دیکھیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جو جواب میں reconciliation چارٹ دیا گیا ہے خدا کی قسم اس طرح کا چارٹ آپ کے گھر کا خانساماں نہیں بنا سکتا۔ اس کو ہزار روپے دے کر دیکھیں شام کو دس پندرہ روپے اوپر ہو جائیں گے یا نیچے ہو جائیں گے لیکن یہاں اس کو زیرو زیرو کر کے برابر کر دیا۔ مجھے بتائیں کہ دنیا کا کوئی آڈٹ اس کو مانے گا؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا ان سے inland LC نہیں بن سکتی؟ میں حکومت سے یہ پوچھتا ہوں اور میں نے پہلے بھی یہ بات کہی تھی کہ وہاں ایک بنک window بنا دی جائے، جس کسان کا گنا آتا ہے اس کو inland LC قرار دے دیا جائے payable within 15 days or 30 days. تو کیا یہ مشکل کام ہے؟ مجھے پتا ہے کہ یہ کیوں نہیں ہوتا۔ میں ان کے منہ سے سننا چاہتا ہوں کہ کیوں نہیں ہوتا۔ خدا کی قسم کسان ڈیروں پر آ کر روتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ payment کا ایک duration دیا جاتا ہے کیا یہ اس طرح کی قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے مطابق ایک خاص مدت کے اندر within 30 days ان کو ڈرافٹ یا Pay Order دے دیا جائے اور وہ بنک سے جا کر اپنی رقم کریڈٹ کروالیں، کیا اس طرح کی قانون سازی کا پنجاب حکومت ارادہ رکھتی ہے اور یہ قانون کب تک بنا دیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ اس پر پرائیویٹ بل بھی لا سکتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: اگر حکومت پنجاب کر دے گی تو ان کی نیک نامی ہو گی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس پر کمیٹی بنا دی جائے۔ کیا یہاں کمیٹیاں نہیں بنائی جاتیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! اس طرح نہ کریں صبح جب بیٹھیں گے پھر بنا دیں گے اب کیا ایک دم بیٹھے بیٹھے کمیٹی بنا دیں؟ آپ کا ممبر بات کر رہا ہے decorum کا تو خیال رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: کیا یہاں کمیٹیاں نہیں بنتیں، کیا یہاں فیصلے نہیں ہوتے اور یہ یہاں کی روایت نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہماری روایت کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ایک ممبر بات کر رہا ہوتا ہے اور دوسرا ممبر کھڑا ہو کر بات کرنا شروع کر دیتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر بھی لایا جا سکتا ہے لیکن اگر حکومت پنجاب کر دے تو یہ expedite ہو جائے گا ورنہ اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں گے کہ اپوزیشن کریڈٹ لے لے گی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت پنجاب اس اچھے کام کا کریڈٹ لے کر کسانوں کی دعا لے۔ اگر یہ قانون سازی اسی سیشن کے اندر کرتے ہیں تو ہم ان کے ساتھ پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف ایک بات clear کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر شوگر کین کی payment کے بارے میں بات ہو رہی تھی جب شوگر ملوں نے اپنے crushing season کا آغاز کرنا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ جب تک ان ملوں نے سابقہ بقایاجات ادا نہیں کئے تب تک ان کو crushing کی اجازت نہیں دی گئی۔ اسی سلسلے میں سرگودھا کے علاقے میں 43 پرچے کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ دو شوگر ملز جن میں نیشنل شوگر مل اور چشتیاں شوگر مل ہیں ان دونوں کو باقاعدہ سیل بھی کیا گیا اس کے باوجود بھی یقیناً یہاں سے کچھ لوگوں نے بات کی ہے اگر ان کے علم میں کوئی ایسی بات ہے تو محکمہ کو بتائیں یا ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ convey کریں۔ ہم پنجاب حکومت کی طرف سے یقین دلاتے ہیں کہ جیسے اس دفعہ steps اٹھائے گئے اس سے پہلے نہیں اٹھائے گئے تھے۔ انشاء اللہ ہم اس مسئلہ کو بھی حل کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع فیصل آباد۔گندم کی خرید کے لئے رقم کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*6819: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں موجودہ سیزن (اپریل 2010) میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس سیزن کے لئے کتنا باردانہ فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) اس ضلع میں کتنے مستقل اور کتنے عارضی مرکز خرید گندم بنائے گئے ہیں؟

(د) ان پر کتنا عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

(ہ) اس ضلع کا گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کتنا مقرر کیا گیا ہے؟

(و) ان مراکز پر گندم لانے والوں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) دوران خرید سکیم 11-2010 میں گندم خریدنے کے لئے جو رقم فراہم کی گئی اس کی سنٹر وار تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سیریل نمبر	نام مرکز خرید گندم	ٹارگٹ (میٹرک ٹن)	تفویض کردہ گندم (روپے)
1	سیٹ III فیصل آباد	13000	309725000
2	دارالاحسان	6000	142950000
3	سر شمیر روڈ	7000	166775000
4	جڑانوالہ	20000	476500000
5	بچیانہ	7000	166775000
6	روڈالہ روڈ	4000	95300000
7	جھوک دتہ	7000	166775000
8	سمندری	11000	262075000
9	تاندلیانوالہ	17000	405025000
10	کنجوانی	11000	262075000
11	ماموں کانجن	46000	1095950000

(ب) دوران خرید گندم سکیم 11-2010 کے لئے ضلع فیصل آباد پر سنٹر وار جو باردانہ فراہم کیا گیا تھا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نام سنٹر	جیوٹ	پول پر ایلین 100 کلوگرام	کل تعداد (بوری)
سیٹ III فیصل آباد	13915	101848	115763
دارالاحسان	32155	33000	65155
سر شمیر روڈ	46158	38500	84658
جڑانوالہ	128843	105390	234233
بچیانہ	30260	44601	74861
روڈالہ روڈ	24150	22000	46150
جھوک دتہ	35451	38500	73951
سمندری	65801	79578	145379
تاندلیانوالہ	87442	98215	185657
کنجوانی	41174	80836	122010
ماموں کانجن	227837	223278	451115
ٹوٹل	733186	865746	1598932

(ج) دوران خرید گندم سکیم 11-2010 میں ضلع فیصل آباد میں گیارہ مراکز خرید گندم بنائے گئے تھے۔تمام مراکز مستقل تھے اور ضلع فیصل آباد میں کوئی عارضی مرکز خرید گندم نہ بنایا گیا تھا مراکز خرید گندم کے نام یہ تھے۔

سیریل نمبر	نام مرکز خرید گندم ضلع فیصل آباد
1	سیٹ III فیصل آباد
2	دارالاحسان
3	سر شمیر روڈ
4	جڑانوالہ
5	بچیانہ
6	روڈالہ روڈ
7	جھوک دتہ
8	سمندری
9	تاندلیانوالہ
10	کنجوانی
11	ماموں کانجن

(د) مراکز خرید گندم پر خریداری کے لئے جو عملہ تعینات کیا گیا تھا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام مرکز خرید گندم	نام متعین عملہ
1	سیٹ III فیصل آباد	1-مسٹر انتصار ضمیر اسلم،اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر 2-مسٹر شہباز احمد، فوڈ گرین انسپکٹر
2	دارالاحسان	1-مسٹر رائے احمد حیات، فوڈ گرین انسپکٹر 2-مسٹر جاوید ہاشمی، فوڈ گرین سپر وائزر
3	سر شمیر روڈ	1-مسٹر محمد جمیل، فوڈ گرین انسپکٹر، 2-مسٹر محمد عامر، فوڈ گرین سپر وائزر
4	جڑانوالہ	1-مسٹر نذیر احمد،اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، 2-مسٹر جاوید اختر، فوڈ گرین انسپکٹر، 3-مسٹر مشتاق احمد، فوڈ گرین انسپکٹر
5	بچیانہ	1-مسٹر عثمان احمد، فوڈ گرین انسپکٹر، 2-مسٹر ذیشان افضل فوڈ گرین سپر وائزر
6	روڈالہ روڈ	1-مسٹر نذیر احمد،اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، 2-مسٹر محمد محسن، فوڈ گرین انسپکٹر
7	جھوک دتہ	1-مسٹر محمد اکرم، فوڈ گرین انسپکٹر 2-مسٹر محمد اشفاق، فوڈ گرین انسپکٹر
8	سمندری	1-رانا محمد حنیف،اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر 2-مسٹر فضل حق، فوڈ گرین انسپکٹر 3-مسٹر محمد زاہد، فوڈ گرین سپر وائزر
9	تاندلیانوالہ	1-مسٹر ذوالفقار علی، فوڈ گرین انسپکٹر 2-مسٹر محمد اسلم، فوڈ گرین سپر وائزر
10	کنجوانی	1-رانا محمد حنیف،اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر 2-مسٹر محمد وارث، فوڈ گرین سپر وائزر
11	ماموں کانجن	1-خواجہ محمد نویم،اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر 2-مسٹر پرویز اختر، فوڈ گرین انسپکٹر 3-مسٹر فرحت محمود، فوڈ گرین انسپکٹر 4-مسٹر محمد شفیق، فوڈ گرین انسپکٹر

(ہ) ضلع فیصل آباد کا دوران خرید گندم سکیم 11-2010 میں ابتدائی ہدف خرید گندم 149000 میٹرک ٹن مقرر کیا تھا جسے بعد میں بڑھا کر 151000 میٹرک ٹن کر دیا گیا تھا۔

(و) ضلع فیصل آباد میں کاشتکار بھائیوں کی سہولت کے لئے متعلقہ مارکیٹ کمیٹیوں کے تعاون سے ٹھنڈے پانی، بیٹھنے کے لئے کرسیاں اور سایہ دار جگہ کا انتظام کیا گیا تھا مزید برآں کاشتکاروں

کی سہولت کے لئے ون ونڈو آپریشن کے تحت عملہ محکمہ ریونیو اور دیگر محکمہ جات کے افسران نے بھی مراکز خرید گندم پر ڈیوٹی سرانجام دی۔

صوبہ میں سیلاب زدہ علاقوں میں گندم کے ضیاع کی تفصیلات

*8150: جناب وسیم قادر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ پنجاب کے کن کن سیلاب زدہ علاقوں میں کل کتنی گندم کی بوریاں ضائع ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

صوبہ پنجاب میں ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے مندرجہ ذیل آٹھ مراکز پر گندم کی بوریاں ضائع ہوئیں جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:-

نام ضلع	نام مرکز خرید	خراب شدہ گندم میٹرک ٹن	بوریاں
ڈیرہ غازی خان	رنداڈا	2668.815	26688
راجن پور	کوٹ مٹھن شریف	3184.600	31846
راجن پور	کوٹلہ مغلاں	4470.800	44708
مظفر گڑھ	کوٹ ادو	2143.900	21439
مظفر گڑھ	شیخ عمر	3071.500	30715
مظفر گڑھ	سنانواں	1503.500	15035
مظفر گڑھ	غازی گھاٹ	2239.900	22399
مظفر گڑھ	رکھ ہڑپلو	2183.014	21830
	میزان	21466.029	214660

دس لاکھ ٹن گندم برآمد کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8197: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں تقریباً دس لاکھ ٹن گندم ملکی ضرورت سے وافر ہے اور حکومت اس کو برآمد کرنا چاہتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 10لاکھ ٹن گندم کو بروقت ایکسپورٹ نہ کر کے قومی خزانے کو 10سے15کروڑ ڈالر کا نقصان پہنچایا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندم کی برآمد بروقت ہو جاتی تو نہ صرف مالی فائدہ ہوتا بلکہ حکومت پنجاب کو گندم کی نئی فصل جو کہ ماہ اپریل تک تیار ہو جاتی ہے کی خریداری کے لئے بنکوں سے باآسانی قرض دستیاب ہو جاتا اور پہلے قرضے کی ادائیگی بھی ہو جاتی؟

(د) کیا حکومت پنجاب بروقت ایکشن نہ لینے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ خوراک کے پاس سال2010 کے شروع میں جو گندم کے ذخائر موجود تھے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سابقہ سال2009-10 کے موجود ذخائر	=	2935449میٹرک ٹن
خرید کردہ گندم دوران سال2010-11	=	3721797میٹرک ٹن
میزان	=	6657246میٹرک ٹن

مورخہ 4۔اپریل2011 تک محکمہ نے4244507 میٹرک ٹن گندم فلور ملوں، پرائیویٹ پارٹیوں اور برآمد کنندگان کو فروخت کی ہے جبکہ 2412739 میٹرک ٹن کے ذخائر موجود ہیں۔ یہ درست ہے کہ محکمہ کے پاس ضرورت سے زیادہ وافر مقدار میں گندم موجود ہے لیکن 25 لاکھ میٹرک ٹن گندم وفاقی حکومت کے لئے ذخیرہ کی گئی تھی۔ECC کی میٹنگ مورخہ16-03-2011 کی روشنی میں وفاقی ذخیرہ کو بھی فروخت کیا جا رہا ہے۔ گندم کے برآمد کنندگان محکمہ سے اب بھی7000 میٹرک ٹن اوسطاً روزانہ اٹھا کر کراچی ترسیل کر رہے ہیں جو وہاں سے برآمد کی جا رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔حکومت پنجاب نے مارچ2010 میں وفاقی حکومت سے ضرورت سے زائد ذخائر برآمد کرنے کی اجازت طلب کی جو دسمبر2010 میں مرحمت ہوئی۔وفاقی حکومت سے اجازت ملنے پر ناظم خوراک پنجاب نے مختلف برآمد کنندگان سے رابطہ کر کے انہیں گندم برآمد کرنے کی ترغیب دی محکمہ خوراک کی شب و روز کاوشوں سے اس وقت تک 7لاکھ پچھتر ہزار میٹرک ٹن گندم برآمد کنندگان کو فروخت کر چکا ہے۔برآمد گندم کا سلسلہ 31۔مئی تک جاری رہے گا۔اس سے پہلے سابقہ سالوں میں حکومت پنجاب بذریعہ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان اور پرائیویٹ برآمد کنندگان صرف 7لاکھ ٹن گندم برآمد کر سکی اس لئے محکمہ خوراک

پنجاب کی مذکورہ بالا کاوش قابل ستائش ہے اور محکمہ کے بروقت اقدامات سے سرکاری خزانے کو نقصان سے بچانے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے۔

(ج) حکومت نے برآمد کنندگان و فلور ملز/ پرائیویٹ پارٹیوں کو مناسب سہولیات فراہم کی ہیں جس بناء پر روزانہ تقریباً پچاس ہزار میٹرک ٹن گندم فروخت کی جاتی رہی ہے۔انشاء اللہ نئی فصل کی آمد سے پہلے گندم کی کافی مقدار فروخت کر دی جائے گی اور آمدہ فصل کے لئے معقول تعداد میں گودام برائے ذخیرہ کاری دستیاب ہونگے۔جس شرح سے گندم فروخت کی جارہی ہے اس سے بنکوں کا کافی قرض بے باق کر دیا جائے گا لہذا نئی فصل کی آمد سے پہلے بنکوں سے قرض برائے خریداری گندم دستیاب ہوگا۔

(د) چونکہ حکومت پاکستان سے گندم برآمد کرنے کی اجازت بہت دیر بعد ملی اس لئے محکمہ خوراک پنجاب کا عملہ کسی کوتاہی کا مرتکب نہ ہوا ہے جس کی بنا پر ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے جونہی حکومت پنجاب کو گندم کی برآمدگی کی اجازت ملی یہ عمل فوری طور پر شروع کر دیا گیا اور اس وقت تک 7 لاکھ 60 ہزار میٹرک ٹن گندم برآمد کی جا چکی ہے۔

ضلع سیالکوٹ،گندم خرید کے مراکز و دیگر تفصیلات

*8227: رانا آصف محمود: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ ضلع کی حدود میں مرکز خرید گندم کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ہر سال کتنے مرکز خرید گندم بنائے جاتے ہیں؟

(ج) سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران اس ضلع میں کتنی گندم خرید کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران گندم کی خرید پر کتنی رقم سال وار خرچ ہوئی؟

(ہ) اس ضلع میں کتنی گندم سٹور کی جا سکتی ہے تفصیل گودام وار بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا میں مراکز خرید گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام مرکز خرید	جائے مرکز خرید
1	سیالکوٹ	نزد ریکس سینما، شہر سیالکوٹ
2	سیدپور	گوندل روڈ کھمبرہ تحصیل سیالکوٹ
3	سمبڑیال	نزد غلہ منڈی، سمبڑیال
4	ڈسکہ	نزد چونگی نمبر 8 شہر ڈسکہ

5	سرانوالی	مین روڈ(گوجرانوالہ پسرور روڈ) سرانوالی
6	پسرور	نزد غلہ منڈی تحصیل پسرور شہر
7	کوٹلی باوافقیر چند	اڈاکسووال، جموں رائس ملز تحصیل پسرور شہر
8	چونڈہ	نزد سوشل سکیورٹی سکول(ہسپتال)چونڈہ
9	پورب کلیئر	موضع پورب کلیئر مین روڈ سیالکوٹ تا پسرور

(ب) تقریباً نو(9)

(ج)

-1 سکیم10-2009میں117860.000 میٹرک ٹن خرید کی گئی۔

-2 سکیم11-2010میں55400.250 میٹرک ٹن خرید کی گئی۔

(د)

-1	سال10-2009	-/2819098550روپے خرچ ہوئے۔
-2	سال11-2010	-/1319910739روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) ضلع ہذامیں واقع گنجائش سرکاری ذخائر

نمبر شمار	نام مرکز گودام	گنجائش ذخیرہ گندم
1	سیالکوٹ	19000.000میٹرک ٹن
2	سمبڑیال	7500.000میٹرک ٹن
3	ڈسکہ	9000.000میٹرک ٹن
4	سرانوالی	7000.000میٹرک ٹن
5	پسرور	9000.000میٹرک ٹن
	کل	51500.000میٹرک ٹن

ٹارگٹ خرید گندم کے پیش نظر زائد گندم خرید کی صورت میں حسب ضرورت پرائیویٹ جگہ (کرایہ کے گوداموں) میں سٹور کی جاتی ہے۔

ضلع گجرات، گوداموں کی تفصیلات

*8462: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں؟

(ب) 2011 میں کل کتنی گندم کی ضلع گجرات میں ضرورت ہے اوراس کے لئے سٹاک کرنے کے لئے کتنے سٹور موجود ہیں؟

(ج) اگر گندم سٹور کرنے کے لئے گوداموں کی کمی ہے تو آئندہ سال حکومت مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے 16 عدد گودام ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام سنٹر	تعداد گودام	گنجائش ذخیرہ(میٹرک ٹن)
1	گجرات	11	5500
2	لالہ موسیٰ	05	2500
	میزان	16	8000

ضلع ہذا میں 500 ٹن کے معیاری گنجائش کے گودام ہیں جبکہ ان میں 750 ٹن گندم فی گودام باآسانی ذخیرہ ہو سکتی ہے۔اس طرح ان گوداموں میں 12000 میٹرک ٹن تک گندم ذخیرہ ہو سکتی ہے علاوہ ازیں ضرورت کے تحت پرائیویٹ گودام بھی کرایہ پر لئے جا سکتے ہیں۔

(ب) محکمہ خوراک بنیادی طور پر شہری آبادی کی خوراک کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ضلع گجرات کی شہری آبادی 696000 نفوس پر مشتمل ہے جس کی سالانہ ضرورت 86304 میٹرک ٹن ہے۔ہر سال آٹھ ماہ تک سرکاری ذخائر سے گندم جاری کر کے شہری آبادی کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں جس کے لئے 57536 میٹرک ٹن گندم درکار ہے۔ضلع گجرات کا زیادہ تر رقبہ بارانی ہے۔یہاں گندم ضرورت سے کم پیدا ہوتی ہے۔اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دیگر اضلاع سے گندم ترسیل کی جاتی ہے جو مختلف اوقات میں موصول ہو کر ملوں کو جاری ہوتی رہتی ہے۔دستیاب گوداموں میں 4 سے 5 دفعہ بھرائی اور نکاسی ہوتی ہے جس سے ضلع کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔

(ج) جز(ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے لہذا اگلے سال ضلع گجرات میں نئے گودام بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

ضلع سرگودھا میں گندم خرید کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8559: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں گندم خرید کے کتنے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) اس ضلع میں گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنی گندم خریدی گئی نیز مذکورہ عرصے کے دوران کتنی گندم کس کس جگہ پر کن وجوہات کی بناء پر خراب ہوئی، ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) اس ضلع میں کتنے مراکز مستقل ہیں اور کتنے عارضی ہیں، مکمل تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں گندم خریداری مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام سنٹر	ذخیرہ کاری گنجائش (میٹرک ٹن)
1	پی آر سی سرگودھا-I	500
2	پی آر سی سرگودھا-II	15,000
3	پی آر سی آسیانوالہ	50,000
4	پی آر سی بھلوال	2,000
5	پی آر سی پھلروان	3,000
6	پی آر سی سلانوالی	4,100
7	پی آر سی شاہ نکڈر	3,000
8	پی آر سی شاہپور	8,300
	میزان	85,900
9	عارضی سنٹر فروکہ	-
10	عارضی سنٹر سیال موڑ	-
11	عارضی سنٹر کوٹ مومن	-
12	عارضی سنٹر بلال پور	-
13	عارضی سنٹر سوبھاگہ	-
14	عارضی سنٹر میانی	-

(ب) ضلع ہذا میں گزشتہ تین سالوں کے دوران خرید کردہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سال	خرید کردہ گندم (م۔ٹن)
1	2008-09	62,638
2	2009-10	1,93,578
3	2010-11	1,24,594

مندرجہ بالا سالوں کے دوران ضلع ہذا کے کسی بھی سنٹر پر گندم خراب نہ ہوئی ہے۔

(ج) جواب درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	مستقل مراکز	عارضی مراکز
1	سرگودھا-I	فروکہ
2	سرگودھا-II	سیال موڑ
3	آسیانوالہ	کوٹ مومن
4	بھلوال	بلال پور

5	پھلروان	سوہاگہ
6	سلانوالی	میانی
7	شاہ نکڈر	
8	شاہپور	

ضلع وہاڑی، گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8592: مسز شمیلہ اسلم: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع وہاڑی میں گندم سٹور کرنے کے کتنے گودام ہیں؟

(ب) ان گوداموں میں گندم سٹور کرنے کی کل کتنی گنجائش موجود ہے؟

(ج) ان میں کتنے گودام محکمہ کی ملکیت ہیں اور کتنے کرائے پر حاصل کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع وہاڑی میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

1- 47 عدد بنی شیلز

2- 364 عدد بنز

3- ایک بلک ہیڈ

علاوہ ازیں تین عدد گودام کرایے پر بھی لئے گئے ہیں۔

(ب) ان گوداموں کی معیاری ذخیرہ کاری گنجائش 1,16,000 میٹرک ٹن ہے جبکہ 364 بنز اور ایک بلک ہیڈ ناکارہ ہیں ان کی ذخیرہ کاری گنجائش 18,000 میٹرک ٹن ہے۔ گوداموں اور بنی شیلز کی ذخیرہ کاری گنجائش دھانکیں بڑھانے سے ڈیڑھ گنا کی جا سکتی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا گوداموں میں 41 عدد ہاؤس ٹائپ، 47 بنی شیلز، 364 بنز اور ایک بلک ہیڈ سرکاری ملکیت ہیں۔ علاوہ ازیں 3 عدد گودام کرایہ پر لئے گئے ہیں۔

ضلع قصور میں فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8793: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع قصور میں اس وقت کتنی فلور ملز کام کر رہی ہیں، ان فلور ملوں اور ان کے مالکان کے نام و پتا جات بتائے جائیں؟

(ب) ان فلور ملوں کو سال 2010 میں کتنی گندم سرکاری طور پر جاری کی گئی اور ان کا سرکاری کوٹا کتنا مقرر کیا گیا ہے؟

(ج) ان فلور ملوں نے پچھلے سال کتنے آٹا کے تھیلے تیار کئے، اس میں چوکر اور میدہ نکالنے کی کیا شرح تھی؟

(د) کیا ان فلور ملوں کا تیار کردہ آٹا کے نمونہ جات چیک کرنے کے بعد مارکیٹ میں سپلائی کیا جاتا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں اس وقت 18 فلور ملز کام کر رہی ہیں۔ان کے نام اور مالکان کے نام درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام فلور ملز	نام مالک وپتا جات
1	نیشنل فلور ملز سرکلر روڈ قصور	حاجی دین محمد کوٹ پیراں قصور
2	اتفاق فلور ملز ریلوے روڈ قصور	حافظ محمد یعقوب منیر شہید قصور
3	مستری فلور ملز جماعت پورہ قصور	محمد یونس بھٹی دسہرہ گراؤنڈ قصور
4	بابا کمال چشتی فلور ملز دیپال پور روڈ قصور	نور الہی شاکر کوٹ عثمان قصور
5	بھلر فلور ملز مصطفےٰ آباد قصور	چودھری محمد عالمگیر بھلر مصطفےٰ آباد قصور
6	فروز فلور رائے ونڈ روڈ قصور	فہیم فروز خان نفیس کالونی قصور
7	یونائیٹڈ فلور ملز الہ آباد قصور	شیخ محمد اقبال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
8	حاجی بشیر فلور ملز بائی پاس چونیاں	حاجی نشاط احمد گلبرگ لاہور
9	غزنوی فلور ملز جمبر کلاں قصور	محمد سلیم غزنوی ریواز گارڈن لاہور
10	کراچی فلور ملز حبیب آباد	شیخ محمد ریاض بحریہ ٹاؤن لاہور
11	چودھری فلور ملز پتوکی	حاجی محمد اصغر پتوکی
12	طارق نواز فلور ملز پھول نگر	محمد عمران نواز علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
13	میراں فلور ملز پھول نگر	محمد حیات اولکھ بونگ پھول
14	واعظ فلور ملز کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر امجد صوبیدار کلارک آباد قصور
15	ظفر فلور ملز کوٹ رادھا کشن	محمد ظفر اقبال محلہ سید سٹریٹ کوٹ رادھا کشن
16	سپیشل فلور ملز چونیاں	محمد صدیق محلہ جناح کالونی سمن آباد
17	الفیاض فلور ملز سرفراز نگر	رانا محمد اسحاق سرفراز نگر پھول نگر
18	الوہاب فلور ملز سرفراز نگر	رانا محمد سرفراز، سرفراز نگر پھول نگر

(ب) دوران سال 11-2010 ضلع قصور کی فلور ملز کو کل 30187.250 میٹرک ٹن گندم جاری کی گئی۔ ضلع میں سٹاک گندم مقامی ضرورت سے زیادہ تھے لہذا فلور ملز کو ان کی ضرورت کے مطابق بلالحاظ کوٹا گندم جاری کی گئی۔

(ج) ان فلور ملز نے پچھلے سال 1207500 تھیلہ جات آٹا (وزنی 20 کلوگرام) تیار کئے 80 فیصد آٹا اور 2 فیصد چوکر و میدہ، سوجی نکالی گئی۔

(د) ضلع قصور کی فلور ملز کے تیار کردہ آٹا کے 81 نمونہ جات حاصل کئے اور چیکنگ کے بعد آٹا مارکیٹ میں سپلائی کیا گیا۔

ضلع قصور میں دھان کی خریداری کے مراکز و دیگر تفصیلات

*8794: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلع قصور میں دھان کی سرکاری سطح پر خریداری کی جاتی ہے اگر ہاں تو اس کے کتنے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا سال 2011 میں دھان خریدنے کے لئے حکومتی سطح پر کوئی اقدامات اٹھائے جانے کا امکان ہے؟

(ج) دھان کی فصل کا پچھلے سال سرکاری سطح پر کیا ریٹ مقرر تھا، اب اس سال کیا ریٹ مقرر کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب محکمہ خوراک صرف گندم کی خریداری کرتا ہے، دھان کی خریداری سے محکمہ خوراک پنجاب کا تعلق نہ ہے۔ مگر سال 2009 میں پہلی دفعہ حکومت پنجاب کی ہدائت پر ضلع شیخوپورہ اور گوجرانوالہ میں دھان کی خریداری کی گئی۔

(ب) نہیں۔

(ج) دھان کی خریداری وفاقی حکومت بذریعہ پاسکو کرتی ہے اور اس کی قیمت خرید کا تعین بھی وفاقی حکومت خود کرتی ہے۔ اس لئے حکومت پنجاب کا دھان کی قیمت مقرر کرنے سے تعلق نہ ہے۔

محکمہ خوراک کے گوداموں کی تفصیلات

*8920: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ خوراک کے پاس گندم ذخیرہ کرنے کے لئے کل کتنے گودام ہیں؟
(ب) ان میں گندم ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش ہے؟
(ج) کیا حکومت مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی تفصیل اس طرح ہے:-

نمبر شمار	قسم ذخیرہ گاہ	تعداد
1	ہاؤس ٹائپ گودام	1918
2	سائیلوز	21
3	بنز	1151
4	بنی شیل	211

(ب) ان گوداموں کی معیاری ذخیرہ کاری گنجائش 21,35,900 میٹرک ٹن ہے- ہاؤس ٹائپ گوداموں کی ذخیرہ کاری گنجائش میں تقریباً ڈیڑھ گنا اضافہ کیا جا سکتا ہے- مزید تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) حکومت پنجاب کے 3 لاکھ ٹن گنجائش کے کنکریٹ سائیلوز کے منصوبے زیر غور ہیں- پہلے مرحلہ میں ایک لاکھ ٹن گنجائش کے سائیلوز فاضل پور ضلع راجن پور، مانا احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان اور رکھ چھبیل ضلع لاہور میں بنانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا چکے ہیں- ایک لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کرنے کے لئے PC-I تیار کر کے مجاز اتھارٹی کی منظوری کے لئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو پیش کیا گیا، جو صوبائی ترقیاتی ورکنگ پارٹی نے اپنے اجلاس مورخہ 14-5-2011 میں منظور کر لیا-

مالی سال 2011-12 میں مانا احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان میں 30000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کے کنکریٹ سائیلوز بنانے کا باقاعدہ آغاز کر دیا جائے گا- انشاء اللہ یہ منصوبہ جون 2012 تک مکمل ہو جائے گا- اس طرح فاضل پور ضلع راجن پور اور رکھ چھبیل ضلع لاہور میں بھی فنڈز مہیا ہونے پر کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا جائے گا-

ضلع لاہور- گوداموں کی تفصیلات

*8921: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں؟

(ب) کیاان گوداموں میں لاہور کی ضرورت کے مطابق گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہے؟

(ج) لاہور میں حکومت مزید گودام بنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں گندم سٹور کرنے کے لئے 64 عدد گودام ہیں۔

(ب) ان گوداموں میں گندم سٹور کرنے کی معیاری ذخیرہ کاری گنجائش 70,000 میٹرک ٹن ہے جس میں بوقت ضرورت ڈیڑھ گنا اضافہ ممکن ہے جس سے انتہائی ذخیرہ کاری گنجائش 1,05,000 میٹرک ٹن تک ہو سکتی ہے۔ ضلع لاہور کی شہری آبادی 88,77,000 نفوس پر مشتمل ہے۔ جس کے لئے 11,00,748 میٹرک ٹن گندم کی ضرورت بحساب 124 کلو گرام فی کس سالانہ ہے۔ گندم کا اجراء ضلع لاہور میں عموماً 8 ماہ تک ہوتا ہے جس کے لئے 7,33,832 میٹرک ٹن گندم درکار ہوتی ہے۔ ضلع کی خریداری تقریباً 40,000 میٹرک ٹن ہے جبکہ گندم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے دیگر اضلاع سے گندم لاہور میں سال کے مختلف اوقات میں وصول ہوتی ہے۔ اس طرح یہ گودام سال میں چار پانچ دفعہ بھرے جاتے اور خالی ہوتے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کا لاہور میں 40,000 میٹرک ٹن کے سائیلوز بنانے کا منصوبہ ہے جس کے لئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے باقاعدہ منظوری دے دی ہے۔ مالی سال 2011-12 میں اس منصوبے کے لئے فنڈز مہیا نہ ہونگے تاہم جونہی فنڈز اس منصوبہ کے لئے حکومت پنجاب نے مختص کئے تعمیر کے کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

گندم ذخیرہ کرنے کے لئے کنکریٹ سائیلوز کی تعمیر کی تفصیلات

*8935: چودھری ظہیر الدین خان: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ خوراک نے گندم اور دوسری زرعی اجناس کو ذخیرہ کرنے کے لئے کنکریٹ سائیلوز کی تعمیر کے لئے جو منصوبہ بنایا ہے وہ کن مراحل میں ہے اور یہ منصوبہ کب تک پایۂ تکمیل کو پہنچے گا؟

(ب) مذکورہ منصوبہ کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش بڑھانے کے لئے جدید طرز کے کنکریٹ سائیلوز بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔پہلے مرحلہ میں فاضل پور ضلع راجن پور،مانا احمدانی ضلع ڈی جی خان اور رکھ چھبیل ضلع لاہور میں کنکریٹ سائیلوز بنانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا چکے ہیں۔ایک لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کرنے کے لئے PC–I تیار کرکے مجاز اتھارٹی کی منظوری کے لئے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کو پیش کیا گیا جو صوبائی ترقیاتی ورکنگ پارٹی نے اپنے اجلاس مورخہ 2011-5-14 میں منظور کر لیا ہے۔

مالی سال 12-2011 میں مانا احمدانی ضلع ڈی جی خان میں 30,000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کے کنکریٹ سائیلوز بنانے کا باقاعدہ آغاز کر دیا جائے گا اور انشاء اللہ یہ کام جون 2012 تک مکمل ہو جائے گا۔اس طرح دوسری دونوں جگہوں فاضل پور ضلع راجن پور اور رکھ چھبیل ضلع لاہور میں بھی فنڈز مہیا ہونے پر کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا جائے گا۔

(ب) PDWP نے اپنے اجلاس مورخہ 2011-5-14 میں ایک لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کرنے کے لئے کنکریٹ سائیلوز کی تعمیر کا منصوبہ 744.67 ملین روپے میں منظور کیا جس کی تفصیل اس طرح ہے:-

نمبر شمار	مقام	تخمینہ لاگت (ملین روپے)
1	پی آر سی فاضل پور ضلع راجن پور	225.69
2	رکھ چھبیل لاہور	287.44
3	مانا احمدانی ڈی جی خان	231.66

ضلع سرگودھا۔شوگر سیس فنڈ کا حجم ودیگر تفصیلات

*8987: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں شوگر سیس فنڈ کا حجم 2010۔12۔31 تک کیا تھا؟

(ب) کیا ضلع سرگودھا کے شوگر سیس فنڈ میں موجود تمام رقم ترقیاتی منصوبوں کے لئے مختص شدہ ہے،2008 سے اب تک ان فنڈز سے کون کونسے ترقیاتی کام کروائے گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں شوگر سیس فنڈز کی مد میں سال 09-2008 میں -/38752849 روپے جمع ہوئے اور سال 10-2009 میں شوگر سیس فنڈز کی مد میں -/30009010 روپے جمع ہوئے۔

(ب) سال 2008 سے اب تک ان فنڈز میں سے مندرجہ ذیل ترقیاتی کام کروائے گئے جن کی مالیت 101.021 ملین ہے:-

سیریل نمبر	نام سکیم	تخمینہ لاگت
1	تعمیر سڑک از 29 جھال چک نمبر 87-46 ایس بی روڈ تا چک نمبر 32 ایس پی لمبائی 4.00 کلو میٹر	11.315 ملین
2	تعمیر سڑک از چک نمبر 39 ایس بی (BHU) تا سرگودھا کنڈیوال روڈ براستہ بھٹی پولٹری فارم لمبائی 3.65 کلو میٹر	11.643 ملین
3	تعمیر سڑک ڈیرہ محمد افضل ساہی تا ڈیرہ سکندر رجحہ چک نمبر 35 ایس بی لمبائی 1.80 کلو میٹر	3.473 ملین
4	مرمت سڑک از پمپ اللہ داد تا فیروز کی رانی واہ ڈرین لمبائی 1.00 کلو میٹر	0.604 ملین
5	توسیع وکشادگی سڑک از چک لمبائی 130 این بی لنک تا ایف ایس ڈرین لمبائی 1.00 کلو میٹر	4.655 ملین
6	توسیع وکشادگی لک جھاوریاں روڈ (فیز:II) کلو میٹر نمبر 6.25 تا 9.50 = 3.25 کلو میٹر	12.135 ملین
7	مرمت سڑک ہمراہ بنک آف رانی واہ ڈرین از گل داکوٹ تا مین پل فاروقہ سلانوالی روڈ لمبائی 1.10 کلو میٹر	3.194 ملین
8	مرمت سڑک از باؤنڈری وال چشتیاں شوگر ملز نزد راجباہ چک نمبر 129 این بی روڈ لمبائی 8.70 کلو میٹر سیکشن کلو میٹر 3.50 تا 11.20 8.70 کلو میٹر	6.640 ملین
9	تعمیر سڑک از ڈیرہ فتح علی ٹوانہ (اللہ آباد) تا چک نمبر 20 این بی پل ایل جے سی لمبائی 3350 فٹ	3.596 ملین
10	تعمیر سڑک از ریاض الخطیب کالونی تا اولڈ ماسر لمبائی 1.45 کلو میٹر (بقایا کام)	5.467 ملین
11	مرمت / تعمیر سڑک میلووال روڈ تا حویلی راج کور لمبائی 3.54 کلو میٹر	3.967 ملین
12	تعمیر سڑک لنک روڈ سرگودھا جھنگ روڈ نزد (نہنگ) تورے والا تا کچا چشتیاں لمبائی 3.33 کلو میٹر	15.832 ملین
13	تعمیر سڑک بائی پاس سرگودھا تا شاہین آباد پل چک نمبر 109 ایس بی تا پی اے ایف ڈرین نالہ لمبائی 1.30 کلو میٹر	4.123 ملین
14	بحالی سڑک بھلوال چک مبارک تا چک رمداس روڈ لمبائی 18.00 کلو میٹر	14.387 ملین

تاہم 2011-06-04 کو مزید 9 عدد سکیمیں ڈویژنل شوگر سیس کمیٹی نے منظور کی ہیں جن کا تخمینہ لاگت 57.371 ملین ہے۔

ڈیرہ غازی خان، شوگر ملز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*8988: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان میں کتنی شوگر ملز ہیں ان سے سال10۔2009 میں کتنی رقم بطور شوگر سیس وصول کی گئی؟

(ب) کیا شوگر سیس فنڈ سے ڈیرہ غازی خان ضلع میں کھیت سے منڈی تک کوئی سڑکات بنائی گئیں اگر جواب اثبات میں ہے توان تعمیر کردہ سڑکوں کی لمبائی کتنی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں کوئی شوگر ملز نہ ہے لیکن ضلع سے جوگنا دیگر اضلاع کی شوگر ملز کو سپلائی کیا گیا اس کے عوض سال10-2009 میں شوگر سیس فنڈز کی مد میں -/4500705 روپے موصول ہوئے۔

(ب) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے صرف ایک میٹلڈ روڈ بمقام NA-55-KM-No.12 سے چاہ وزیر والا یونین کونسل پائیگاں تعمیر کی گئی جس کی لمبائی KM 1.00 ہے اس پر 4.031 ملین خرچ ہوئے اور یہ روڈ 11-2010 میں مکمل کی گئی۔

ضلع رحیم یار خان، بہاولپور میں شوگر ملز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*8989: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان و بہاولپور میں کتنی شوگر ملز ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی پیداواری گنجائش کیا ہے سال 2010 میں متذکرہ بالا ہر ایک مل نے کتنی چینی پیدا کی؟

(ب) کیا ان ملوں کی پیدا کردہ چینی حکومت پنجاب کو فروخت کی جاتی ہے یا کہ مل انتظامیہ اس بارے میں خود فیصلہ کرتی ہے؟

(ج) 2010 میں مندرجہ بالا ملوں نے کتنی چینی حکومت کو فروخت کی؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل پانچ شوگر ملز ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:-

1- رحیم یار خان شوگر ملز
2- JDW-I شوگر ملز
3- اتحاد شوگر ملز
4- JDW-II شوگر ملز
5- حمزہ شوگر ملز

اور ضلع بہاولپور میں صرف اشرف شوگر ملز واقع ہے۔مندرجہ بالا شوگر ملز کی پیداواری گنجائش اور پیدا کردہ چینی کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شوگر ملز کی جانب سے پیدا کردہ چینی حکومت پنجاب کو فروخت نہیں کی جاتی اور ملز انتظامیہ اس بارے میں خود فیصلہ کرتی ہے۔

(ج) سال 2010 میں شوگر ملز کی جانب سے حکومت پنجاب کو چینی فروخت نہ کی گئی۔

شوگر ملز سے شوگر سیس فنڈز کی وصول ہونے والی رقم کی تفصیلات

*8990: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان، بہاولپور اور بہاولنگر کے اضلاع میں شوگر ملز سے سال 09۔2008 اور سال 10۔2009 میں شوگر سیس فنڈ میں کتنی رقم وصول ہوئی، مل وار رقم بتائی جائے؟

(ب) سال 09۔2008 اور 10۔2009 میں جو ترقیاتی منصوبے مندرجہ بالا تین اضلاع میں شوگر سیس فنڈ سے شروع کئے گئے کیا وہ مکمل ہو گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) رحیم یار خان، بہاولپور اور بہاولنگر کے اضلاع میں شوگر ملز سے سال 09-2008 اور 10-2009 میں شوگر سیس فنڈ میں 3,88,880,671 رقم وصول ہوئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ضلع رحیم یار خان میں پانچ شوگر مل واقع ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-حمزہ شوگر ملز	-/6,37,99,963 روپے
2-جمالدین والی شوگر ملز یونٹ I	-/5,99,46,193 روپے
3-جمالدین والی شوگر ملز یونٹ II	-/2,46,25,976 روپے
4-اتحاد شوگر ملز	-/2,06,01,187 روپے
5-رحیم یار خان شوگر ملز	-/1,62,83,968 روپے
کل رقم	-/18,52,57,287 روپے

مالی سال 2009−2010

1-حمزہ شوگر ملز	-/5,81,31,530 روپے
2-جمالدین والی شوگر ملز یونٹ I	-/5,19,65,951 روپے
3-جمالدین والی شوگر ملز یونٹ II	-/2,07,99,639 روپے
4- اتحاد شوگر ملز	-/1,88,37,213 روپے
5-رحیم یار خان شوگر ملز	-/34,97,312 روپے
کل رقم	-/15,32,31,645 روپے

ضلع بہاولپور میں صرف اشرف شوگر مل واقع ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال 2008-09

1,40,60,024/- روپے

مالی سال 2009-10

1,49,79,096/- روپے

ضلع بہاولنگر میں صرف آدم شوگر مل واقع ہے۔جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال 2008-09

96,01,506/- روپے

مالی سال 2009-10

1,17,51,113/- روپے

(ب) سال2008-09 اور 2009-10 میں مندرجہ بالا تین اضلاع میں شوگر سیس فنڈز سے شروع کئے گئے منصوبہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ضلع رحیم یار خان

سال2008-09 میں کل29 منصوبوں پر ترقیاتی کام شروع کیا گیا جن میں سے23 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 6 منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

سال2009-10 میں کل 27 منصوبے ہیں جن کے ٹینڈر مورخہ 30-06-2011 کو ہو چکے ہیں۔جن پر بعد از جاری ورک آرڈر کام شروع کروایا جائے گا۔

ضلع بہاولپور

سال2008-09 میں شوگر سیس فنڈز سے کسی ترقیاتی منصوبے کی منظوری نہ ہوئی۔

سال2009-10 میں شوگر سیس فنڈز سے10 ترقیاتی منصوبے شروع ہوئے تھے جو کہ تمام مکمل ہو چکے ہیں۔

ضلع بہاولنگر

سال2008-09 میں تین منصوبہ جات شروع کیے گئے جن میں سے دو منصوبے مکمل ہو گئے ہیں اور ایک منصوبے کے لئے مزید0.900 ملین فنڈز درکار ہیں تفصیل منسلکہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

سال2009-10 میں شوگر سیس فنڈز سے کوئی ترقیاتی منصوبہ شروع نہ ہوا

سال2010، صوبہ میں خریدی گئی گندم پر آنے والے اخراجات کی تفصیلات

*8992: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں سال 2010 میں خریدی گئی گندم کے لئے کل کتنی رقم کا باردانہ خرید ا گیا؟
(ب) خریدی گئی گندم پر ٹرانسپورٹ کی مد میں کل کتنا خرچ کیا گیا؟
(ج) صوبے میں سال 2010 کی سٹور کی گئی کل گندم میں سے کتنی خراب یا ضائع ہوئی، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2010 میں گندم کی خریداری کے لئے مبلغ 2725.382 ملین روپے کا باردانہ خرید کیا گیا۔
(ب) خریدی گئی گندم پر ٹرانسپورٹ کی مد میں مبلغ 160.045 ملین روپے خرچ ہوئے۔
(ج) سال 2010 میں دریائے سندھ میں شدید سیلاب آیا جس کی زد میں 9 خریداری مراکز آئے۔ باوجود انسانی ممکنہ کاوش کے 21623.029 میٹرک ٹن گندم سیلاب کی وجہ سے خراب ہوئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ضلع	مرکز	مقدار خراب شدہ گندم (م۔ٹن)
مظفر گڑھ	شیخ عمر	3071.500
۔ایضاً۔	کوٹ ادو	2143.900
۔ایضاً۔	سنانواں	1503.500
۔ایضاً۔	غازی گھاٹ	2239.900
۔ایضاً۔	راکھ ہرپلو	2183.014
ڈی جی خان	رنداڈا	2668.815
راجن پور	کوٹ مٹھن شریف	3184.600
راجن پور	کوٹلہ مغلاں	4470.800
میانوالی	موچھ	157.000
	میزان	21623.029

ضلع گجرات، گندم کی پیداوار کا ہدف ودیگر تفصیلات

*9012: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2011 میں ضلع گجرات میں گندم کی پیداوار کا کیا ہدف رکھا گیا ہے؟
(ب) 2011 میں ضلع گجرات میں گورنمنٹ نے کسانوں سے گندم خریدنے کا کتنا ٹارگٹ رکھا ہے اور گندم خریدنے کے لئے کتنے سنٹرز قائم کئے جارہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ شماریات زراعت کی رپورٹ کے مطابق ضلع گجرات میں3,62,000ایکڑ رقبے پر گندم کاشت ہوئی اور اندازاً 19.50 من فی ایکڑ پیداوار کے حساب سے کل پیداوار 282360 میٹرک ٹن متوقع تھی۔

(ب) ضلع گجرات میں حکومت پنجاب کی طرف سے گندم خریداری کا ہدف 25000 میٹرک ٹن رکھا گیا اور 5مراکز خریداری قائم کئے گئے۔

ضلع گجرات، 2011 گندم سٹور کرنے کے لئے کرایہ پر لئے گئے گوداموں کی تفصیلات

*9013: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2011 کے دوران ضلع گجرات میں گندم سٹور کرنے کے لئے سرکاری گوداموں کا انتظام کر لیا گیا ہے اور ان گوداموں میں کتنی گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہو گی؟

(ب) کتنے پرائیویٹ گودام کتنے کرایہ پر کتنے عرصہ کے لئے کرائے پر لئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں دو سنٹرز ہیں جن میں گندم سٹور کرنے کے لئے 16 گودام موجود ہیں جن کی معیاری ذخیرہ کاری کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سنٹر کا نام	تعداد گودام	معیاری ذخیرہ کاری گنجائش (میٹرک ٹن)
1	پی آر سنٹر گجرات	11	5500.00
2	پی آر سنٹر، لالہ موسیٰ	05	2500.00

ہر گودام کی معیاری ذخیرہ کاری گنجائش 500 میٹرک ٹن ہے۔ان گوداموں کی انتہائی ذخیرہ کاری گنجائش 16000 میٹرک ٹن ہے۔اس وقت سرکاری گوداموں میں 6724 میٹرک ٹن اور پرائیویٹ گوداموں میں 7645 میٹرک ٹن گندم سٹور کی گئی ہے۔بقایا خرید کردہ گندم کھلے آسمان تلے منگوال سنٹر پر ذخیرہ شدہ ہے۔

(ب) جلال پور جٹاں سنٹر پر 5 گودام پرائیویٹ حاصل کئے گئے ہیں جس کا کوئی کرایہ ادا نہیں کیا جا رہا۔

ڈنگہ خرید سنٹر پر 8 پرائیویٹ گودام حاصل کئے گئے جن میں سے صرف ایک گودام جس میں 1256.400 میٹرک ٹن گندم سٹور ہے اس کا سائز 5400 مربع فٹ ہے جس کا کرایہ بحساب -/4 روپے فی مربع فٹ ادا کرنا بنتا ہے اور جتنا عرصہ تک گندم سٹور رہے گی اتنے عرصے کا کرایہ ادا کیا جائے گا۔

گندم برآمد کرنے کی تفصیلات

*9020: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب فاضل گندم بیرون ملک برآمد کر رہی ہے؟

(ب) حکومت پنجاب کے پاس کل کتنی فاضل گندم برآمد کے لئے 2010 میں موجود تھی، اس میں سے کتنی برآمد ہو چکی ہے، کتنی برآمد ہونا باقی ہے اور اس سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں۔

(ب) خریداری سکیم 2011 میں محکمہ خوراک حکومت پنجاب کے پاس 66 لاکھ میٹرک ٹن گندم دستیاب تھی جس میں سے صوبہ کی ضرورت پوری کرنے کے لئے 32 تا 35 لاکھ میٹرک ٹن گندم درکار تھی۔ اس طرح صوبہ کی ضروریات پوری کرنے کے بعد تقریباً 30 لاکھ میٹرک ٹن گندم فاضل قرار دی گئی۔ وفاقی حکومت سے اجازت ملنے کے بعد صوبائی حکومت نے غیر سرکاری برآمد کنندگان کے ذریعے 9 لاکھ 9 ہزار میٹرک ٹن گندم برآمد کی جس کی مد میں حکومت کو مبلغ 23۔ ارب 24 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار 175 روپے کی آمدن ہوئی۔ امسال 32 لاکھ میٹرک ٹن گندم خرید کرنے پر کل سٹاک 51 لاکھ میٹرک ٹن ذخیرہ ہے جس میں سے مزید 3 لاکھ میٹرک ٹن گندم برآمد کرنی پڑے گی۔

ضلع سرگودھا، گندم سٹور کرنے کے لئے گوداموں کی تفصیلات

*9080: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں اس وقت کتنی گندم کس کس جگہ سٹور ہے، تفصیل گودام وائز بتائیں؟

(ب) اس وقت کتنی گندم ترپالوں میں اور کتنی پختہ گوداموں میں پڑی ہے یہ گندم کس کس سیزن میں خرید کی گئی تھی؟

(ج) کتنی گندم اس ضلع کی سالانہ ضرورت ہے، ضرورت سے زیادہ کتنی گندم موجود ہے؟

(د) ضرورت سے زیادہ گندم فروخت کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ہ) اس گندم کی دیکھ بھال کے لئے حکومت نے سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے؟

(و) اس گندم کو محفوظ بنانے کے لئے محکمہ نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں سٹور کردہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام سنٹر	تعداد گودام	تعداد گنجی	کل سٹور کردہ گندم
1	سرگودھا-I	1	9	4124.250
2	سرگودھا-II	21	–	24077.250
3	آسیانوالہ	7	-	37932.432
4	بھلوال	4	8	5788.400
5	پھلروان	6	-	5150.000
6	سلانوالی	7	40	19334.020
7	شاہ نکڈر	3	18	12589.250
8	شاہپور	13	25	20738.000
9	فروکہ	-	51	17955.900
10	سیال موڑ	–	20	6804.300
11	کوٹ مومن	-	25	8220.600
12	بلال پور	-	13	4292.500
13	سوبھاگہ	-	30	9749.510
14	میانی	-	12	4306.300

(ب) پختہ گوداموں اور ترپالوں میں ذخیرہ شدہ گندم کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

		پختہ گوداموں میں			اوپن ترپالین کے اندر			
نمبر شمار	نام سنٹرز	سکیم 10-09	سکیم 11-10	سکیم 12-11	سکیم 10-09	سکیم 11-10	سکیم 12-11	میزان
1	سرگودھا-I	-	-	922.950	–	–	3131.300	4124.250
2	سرگودھا-II	– –	9737.250	14340.000	–	–	–	24077.250
3	آسیانوالہ	6626.382	17305.050	14001.000	–	–	–	37032.432
4	بھلوال	–	689.700	2310.000	–	–	2768.700	8768.400
5	پھلروان	-	-	5150.000	–	–	–	5150.000
6	سلانوالی	5908.770	–	–	–	7266.250	6159.000	19334.020
7	شاہ نکڈر	1590.600	3080.000	1822.450	–	3777.650	2318.550	12589.250
8	شاہپور	5911.700	4822.400	1396.600	–	–	8607.300	20738.000
9	فروکہ	–	–	–	–	8573.500	9382.400	17965.900

10	سیال موڑ	-	-	-	-	2469.300	4335.000	6804.300
11	کوٹ مومن	-	-	-	-	3166.600	5054.00	8220.600
12	ہلال پور	-	-	-	-	-	4292.500	4292.500
13	سوبھاگہ	-	-	-	-	5040.700	4708.810	9749.510
14	میانی	-	-	-	-	-	4306.300	4306.300
	میزان	20037.452	35634.400	40013.000	–	30294.000	55083.860	181042.712

(ج) ضلع ہذا کی غذائی ضرورت پوری کرنے کے لئے اوسطاً 79865 میٹرک ٹن گندم درکار ہوتی ہے جبکہ 101177 میٹرک ٹن گندم ضرورت سے زائد ہے۔

(د) ضلع سرگودھا کے مختلف مراکز سے 50430 میٹرک ٹن گندم کی ایلوکیشن راولپنڈی ڈویژن کے مختلف مراکز کو کی جا چکی ہے۔ جس کی ترسیل جلد شروع ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں پرائیویٹ پارٹیوں کو بھی اجازت ہے کہ محکمہ خوراک کے ضلع سرگودھا کے مراکز سے گندم خرید کر جہاں چاہیں فروخت کریں۔

(ہ) گندم کی دیکھ بھال کے لئے سال 2009-10 و 2010-11 کے دوران مندرجہ ذیل رقم خرچ ہوئی:۔

سال 2009-10	-/83952982 روپے
سال 2010-11	-/10161144 روپے
میزان	-/94,114,126 روپے

(و) صوبہ بھر میں ذخیرہ شدہ گندم کی حفاظت کے لئے انچارج مراکز و چوکیداران سنٹر پر ہمہ وقت چوکس اور موجود رہتے ہیں کھلے آسمان تلے ذخیرہ کردہ گندم کو موسمی اثرات سے بچانے کے لئے اونچے تھڑے بنا کر گندم کو بوریوں کی شکل میں ذخیرہ کیا گیا ہے نیز گنجیوں کو ترپالوں سے ڈھانپ کر رکھا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں افسران مراکز گندم کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے ہیں اور موقع پر ہی ہدایات جاری کرتے ہیں۔

گندم کو کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے زہریلی دھونی ماہرین کی نگرانی میں سرانجام پاتی ہے۔ تمام انچارج مراکز گندم کے بارے میں پندرھواڑہ رپورٹ باقاعدگی سے اپنے متعلقہ ضلعی دفاتر کو ارسال کرتے ہیں جس سے گندم کی تازہ ترین صورتحال سے محکمہ باخبر رہتا ہے۔

تحصیل بھلوال میں مرکز خرید گندم کی تفصیلات

*9081: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل بھلوال میں محکمہ خوراک کے مراکز خرید گندم کس کس جگہ ہیں؟

(ب) مذکورہ تحصیل میں ہر سیزن میں کس کس جگہ عارضی مرکز خرید گندم قائم کئے جاتے ہیں؟

(ج) اس تحصیل میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) سیزن سال 2011 میں گندم کی خرید کے لئے کتنا باردانہ اور رقم اس تحصیل کے لئے مختص کیا گیا ہے؟

(ہ) اس تحصیل میں کتنی گندم خرید کرنے کا ٹارگٹ ہے؟

(و) اس تحصیل میں اس وقت کتنی گندم موجود ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل بھلوال میں مراکز خرید گندم مندرجہ ذیل جگہوں پر واقع ہیں۔

1- بھلوال
2- پھلروان
3- میانی

(ب) تحصیل بھلوال میں گزشتہ چند سالوں سے میانی میں عارضی مرکز خرید گندم قائم کیا جاتا ہے۔

(ج) تحصیل بھلوال میں مندرجہ ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

مستقل ملازمین

عہدہ	بھلوال	پھلروان	میانی
اے ایف سی	-	1	-
انسپکٹر	1	1	1
سپروائزر	1	-	1
چوکیدار	4	3	-
خاکروب	1	1	-

عارضی ملازمین

چوکیدار	-	-	3

(د) سال 2011 میں تحصیل بھلوال میں 180000 بوری ٹارگٹ مقرر کیا گیا اور 146094 باردانہ جاری کیا گیا، جبکہ مبلغ -/346296375 روپے برائے ادائیگی قیمت گندم مختص کیا گیا۔

(ہ) تحصیل بھلوال میں خریداری گندم کے ٹارگٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سنٹر	ہدف خریداری گندم
1	بھلوال	6000 میٹرک ٹن
2	پھلروان	6000 میٹرک ٹن
3	میانی	6000 میٹرک ٹن

(و) تحصیل بھلوال میں سٹور شدہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سنٹر	سال	سٹور گندم (م ٹن)
1	بھلوال	2009-10	-
2	بھلوال	2010-11	689.7
3	بھلوال	2011-12	5078.7
4	پھلروان	2009-10	-
5	پھلروان	2010-11	-
6	پھلروان	2011-12	5150
7	میانی	2009-10	-
8	میانی	2010-11	-
9	میانی	2011-12	4306.3

لاہور۔مضر صحت آٹا کی فروخت کی تفصیلات

*9093: انجنیئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں مضر صحت آٹے کی فروخت کا سلسلہ جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ Flour Milling sector اس کا ذمہ دار سرکاری گوداموں سے اٹھائی جانے والی گندم کو قرار دیتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ خوراک پنجاب میں غیر معیاری sampling اور تھیلوں کا وزن چیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) نہ تو کوئی ایسی شکایت موصول ہوئی ہے اور نہ ہی فلور ملز کو اس کی اجازت دی جا سکتی ہے۔کیونکہ محکمہ خوراک فلور ملز کو معیاری گندم فراہم کرتا ہے اور تیار شدہ آٹے کی وقتاً فوقتاً چیکنگ بھی کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔اس کا جواب جز(الف) میں عرض کیا گیا ہے۔

(ج) جز(الف)و(ب) کا جواب اثبات میں نہ ہے۔مزید برآں محکمہ کے افسران پندرہ واڑہ بنیاد پر آٹے کے نمونہ جات حاصل کرتے ہیں۔جو محکمہ صحت کی لیبارٹی سے چیک کروائے جاتے ہیں اور رزلٹ موصول ہونے پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے بعد ازاں ناقص

معیار کا آٹا فراہم کرنے والی فلور ملز کو جرمانہ کیا جاتا ہے اور ان کے لائسنس بھی منسوخ کئے جاتے ہیں۔

ضلع جھنگ، گندم خریدنے کی تفصیلات

*9112: محترمہ آصفہ فاروقی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جھنگ میں سال2009اور2010میں کتنی گندم خرید کی گئی اور سیزن2011میں کتنی گندم خریدنے کا ٹارگٹ ہے؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں گندم کے کتنے گودام کہاں کہاں ہیں اور ان میں کتنی گندم سٹور کرنے کی capacity ہے؟

(ج) کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے کیوں پڑی ہوئی ہے؟

(د) سال2009اور2010میں حکومت نے اس ضلع میں گندم خرید کا کتنا ٹارگٹ مقرر کیا تھا اور مقررہ ٹارگٹ سے کتنا کم خرید ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع جھنگ میں سال2009میں369345.300ٹن اور سال2010میں180302.200 ٹن گندم خرید ہوئی اور سیزن2011کے لئے ضلع جھنگ کا ہدف خرید گندم169000ٹن مقرر ہوا۔

(ب) اس وقت ضلع جھنگ میں13سنٹروں کے128گودام گندم ذخیرہ کرنے کے لئے موجود ہیں اور ان کی ذخیرہ کرنے کی گنجائش143200ٹن ہے۔تفصیل درج ذیل ہے:۔

1)	جھنگ سیٹI	11000ٹن
2)	جھنگ سیٹII	9800ٹن
3)	جھنگ سیٹIII	9000ٹن
4)	چک کوڑیانہ	48400ٹن
5)	شاہ جیونہ	9500ٹن
6)	موچیوالہ	5000ٹن
7)	چک نمبر170	6000ٹن
8)	شورکوٹ سٹی	3000ٹن
9)	شورکوٹ کینٹ	7000ٹن
10)	وریام	1500ٹن

11)	رستم سرگانہ	1500ٹن
12)	گڑھ موڑ	21000ٹن
13)	احمد پور سیال	10500ٹن
	میزان:	143200ٹن

(ج) اس وقت ضلع جھنگ میں سکیم 11-2010 کی 7502.300 اور سکیم 12-2011 کی 59209.550 ٹن گندم کھلے آسمان کے نیچے گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ شدہ ہے کیونکہ گوداموں میں ذخیرہ گندم کی گنجائش نہ ہے۔ سرکاری گوداموں میں سکیم 10-2009 و 11-2010 اور 12-2011 کی گندم 159040.500 ٹن زیادہ سے زیادہ گنجائش ذخیرہ استعمال کرتے ہوئے ذخیرہ کی گئی ہے۔اس کے علاوہ پرائیویٹ گودام کرایہ پر لے کر اس میں بھی61837.800ٹن گندم ذخیرہ کی گئی ہے۔

(د) سال2009 میں حکومت نے ضلع جھنگ کا ابتدائی ٹارگٹ 274150 ٹن مقرر کیا اور بعد ازاں بڑھا کر405000ٹن مقرر کیا گیا جس کے بدلے میں369345.300ٹن گندم خرید ہوئی اور سال2010 کا ٹارگٹ خرید 197000ٹن مقرر کیا اور خرید180302.200ٹن ہوئی۔

مضر صحت گندم کی نیلامی کی تفصیلات

*9171:جناب محمد اشرف خان سوہنا: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیلاب2010 سے متاثر لاکھوں ٹن گندم جو کہ لیبارٹری ٹیسٹ کے مطابق مضر صحت قرار دی گئی اور جو محکمہ خوراک کے مندرجہ ذیل سنٹروں رکھ۔پریلو، کوٹ ادو، شیخ عمر، مانواں، غازی گھاٹ، رنداڈہ، کوٹ مٹھن میں خراب ہو چکی تھی اسے مورخہ 2010۔08۔27اور2011۔02۔02کو نیلام کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس گندم کی نیلامی کے خلاف لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ نے مورخہ 2011۔02۔22کو حکم امتناعی جاری کیا تھا، اگر کیا تھا تو اس کے باوجود مضر صحت گندم کی نیلامی کی گئی اور کیا حکومت اس میں ملوث اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا جو مضر صحت گندم گوداموں میں پڑی ہے اس کو تلف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ سیلاب 2010 کے باعث محکمہ خوراک کے سنٹروں رکھ ہرپلو، کوٹ ادو، شیخ عمر، سنانواں، غازی گھاٹ، رنداڈہ، کوٹ مٹھن میں گندم خراب ہوئی تھی۔ خراب شدہ گندم کے نمونہ جات کے تجزیہ کے بعد گورنمنٹ پبلک انالسٹ، ملتان نے اپنی تجزیاتی رپورٹس میں خراب شدہ گندم کو انسانی استعمال کے لئے مضر صحت قرار دیا۔ مگر جانوروں کے استعمال کے لئے موزوں قرار دیا۔ چنانچہ اخبار میں اشتہار شائع کرانے کے بعد مذکورہ بالا مراکز پر خراب شدہ گندم کی نیلامی مورخہ 27-08-2010 اور 02-02-2011 کو عمل میں لائی گئی۔

(ب) یہ درست ہے کہ خراب گندم کی نیلامی کے خلاف لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ نے نعیم سرور کی رٹ پٹیشن نمبر 2040/2011 میں مورخہ 22-02-2011 کو حکم امتناعی جاری کیا تھا۔ مگر حکم امتناعی کے دوران کوئی نیلامی عمل میں نہیں لائی گئی، تاہم متذکرہ بالا رٹ پٹیشن کے حتمی فیصلے مورخہ 28-03-2011 میں عدالت عالیہ نے بقیہ خراب گندم کو صرف بھٹہ خشت میں استعمال کے لئے فروخت کی اجازت دی ہے۔ عدالت عالیہ کے حکم کی تعمیل میں بقیہ خراب شدہ گندم کی دوبارہ نیلامی مورخہ 14-05-2011 کو کی گئی۔ جس کی منظوری ملنے پر بھٹہ خشت مالکان نے ناکارہ گندم کی قیمت داخل خزانہ سرکار کرانے کے بعد ناکارہ سٹاک گندم اٹھالیا ہے۔ ناکارہ گندم کے کیس میں مجاز اتھارٹی/جناب سیکرٹری خوراک پنجاب لاہور نے درج ذیل ملوث افسران اور اہلکاران کے خلاف PEEDA ACT,2006 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے بروئے حکم نمبری SOF-VII-3-3/20011 مورخہ 03-11-2011 کو سزائیں دے دی ہیں۔

(1) سردار سیف اللہ خان جوئیہ، سابق ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ، ڈیرہ غازی خان

Withholding of promotion for two years.

(2) پرویز افضل، سابق ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر، مظفر گڑھ

Withholding of promotion for two years.

(3) حافظ عبدالطیف، سابق ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر، راجن پور

Withholding of promotion for three years.

(4) محمد طارق مسعود، FGI، سنٹر انچارج سنانواں ضلع مظفر گڑھ

Withholding of promotion for two years.

(5) محبوب احمد شاہ، FGI، سنٹر انچارج رکھ ہرپلو ضلع مظفر گڑھ

Withholding of promotion for two years.

(6) محمد اکرم، FGI، سنٹر انچارج، کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ

Censure.

(7) شاہ جہاں، FGS، سنٹر انچارج کوٹلہ مغلاں ضلع راجن پور

Dismissal from service.

ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے گوداموں میں کوئی مضر صحت گندم موجود نہ ہے۔

پنجاب میں کاشتکاروں کو باردانہ فراہم کرنے کی تفصیلات

*9258: حاجی محمد اسحاق: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے گندم کی خریداری پر ڈیلوری چارجز ختم کر کے فی ایکڑ پیداوار پر 8 کی بجائے 6 بوری فی ایکڑ باردانہ دینا سراسر ظلم و زیادتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب فی ایکڑ 10 بوری کاشتکاروں کو باردانہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے گندم کی قیمت کے علاوہ مبلغ 7.50 روپے فی 100 کلو گرام ڈیلوری چارجز بھی ادا کئے اور 8 بوری فی ایکڑ پیداوار پر باردانہ کا اجراء کیا گیا اور دوران خریداری گندم سکیم 12-2011 میں کسی طرف سے کوئی شکایت برائے اجراء باردانہ موصول نہ ہوئی۔

(ب) محکمہ خوراک پنجاب کی گندم خریداری پالیسی کے مطابق آٹھ بوری فی ایکڑ کے حساب سے ہی باردانہ جاری ہو سکتا ہے لہذا 10 بوری فی ایکڑ کے حساب سے باردانہ جاری کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

کاشتکاروں سے گندم خریدنے کا معاملہ

*9312: ڈاکٹر محمد اختر ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی ناقص پالیسیوں کے باعث رواں سال ہونے والی بمپر فصل کاشتکاروں کے لئے عذاب بن گئی ہے اور انہیں 85 لاکھ ٹن گندم اونے پونے داموں

ٹریڈرز کو فروخت کرنا پڑ رہی ہے جبکہ ٹریڈرز نے اعلان کیا ہے کہ وہ کاشتکاروں سے گندم مبلغ-/750روپے تا-/800روپے میں خریدیں گے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کاشتکاروں سے براہ راست گندم خرید کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ محکمہ خوراک حکومت پنجاب کاشتکاران سے رضاکارانہ بنیادوں پر گندم خرید کرتا ہے تاکہ کاشتکاران کو ان کی فصل کا بہتر معاوضہ مل سکے، جس کے لئے حکومت پنجاب نے سال 2011-12 میں خریداری گندم کا ہدف 35 لاکھ میٹرک ٹن مقرر کیا۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کی روشنی میں خاص طور پر چھوٹے زمینداران سے گندم ترجیحی بنیادوں پر خرید کی گئی، اس کے لئے حکومت پنجاب نے ایک شفاف عمل / پالیسی ترتیب دی تاکہ کاشتکاران اپنی پیداوار کا معقول معاوضہ حاصل کر سکیں۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے گندم برآمد کنندگان کو اجازت دی کہ وہ کھلی مارکیٹ سے گندم خرید کر کے برآمد کر سکتے ہیں۔ محکمہ خوراک اور برآمد کنندگان کے درمیان گندم خریداری میں مقابلہ کی بناء پر گندم کی قیمت مارکیٹ میں مستحکم رہی، حکومت پنجاب کی اس پالیسی کی بناء پر زمینداران کو ان کی پیداوار کا معقول معاوضہ ملا۔

(ب) محکمہ خوراک حکومت پنجاب براہ راست کاشتکاران سے گندم خرید کرتی ہے اور محکمہ مال کے تعینات عملہ کی سفارش کی روشنی میں آٹھ بوری فی ایکڑ کاشتہ گندم باردانہ کا اجراء کیا جاتا ہے تاکہ مڈل مین اور آڑھتی حضرات کی حوصلہ شکنی ہو۔

چنیوٹ، شوگر سیس فنڈز سے سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات

*9349: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سفینہ شوگر مل لالیاں سرگودھا روڈ پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مل نے شوگر سیس فنڈ میں تقریباً مبلغ 10 کروڑ روپے جمع کروایا ہے۔ کیا مذکورہ فنڈ سے متعلقہ تحصیل اور ضلع کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی جاتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے مذکورہ فنڈز میں سے تحصیل لالیاں اور چنیوٹ کی سڑکوں کی تعمیر ومرمت پر کتنی رقم خرچ کی ہے۔اگر نہیں تو کیوں نیز کیا حکومت مذکورہ فنڈ سے مذکورہ تحصیلوں کی سڑکات کی تعمیر ومرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ سفینہ شوگر ملز لالیاں سرگودھا روڈ چنیوٹ پر واقع ہے۔

(ب) مذکورہ مل نے شوگر سیس فنڈز کی مد میں تقریباً-/95435337روپے جمع کروائے۔یہ بات درست ہے کہ شوگر سیس فنڈز متعلقہ تحصیل اور ضلع کی سڑکوں کی تعمیر ومرمت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔تفصیل کے لئے قانون کی کاپی منسلکہ(الف)ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ شوگر سیس فنڈز سے تحصیل لالیاں اور ضلع چنیوٹ کی سڑکوں کی تعمیر ومرمت کا کام پچھلے کچھ عرصہ سے نہ ہو سکا ہے۔اس کی سال بہ سال وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:-

سال2008-09اور سال2009-10میں شوگر ملز اور ضلعی انتظامیہ نے نامکمل دستاویزات ارسال کی تھیں جو کہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر سے تصدیق شدہ نہ تھیں۔ملز و ضلعی انتظامیہ کو متعدد مرتبہ اس بابت متوجہ کیا گیا۔اب سال2008-09 اور 2009-10 میں سفینہ شوگر ملز کی طرف سے جمع کروائے گئے تمام شوگر سیس فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں۔جن کی تفصیل کے لئے منسلکہ(ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال2010-11کے فنڈز کے اجراء کا معاملہ محکمہ خزانہ حکومت پنجاب میں زیر غور ہے۔جیسے ہی یہ فنڈز جاری ہوں گے تو انہیں ضلع کی سڑکوں کی تعمیر ومرمت اور ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ کیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب پہلے گوندل صاحب اور پھر کرنل نوید ساجد صاحب!

شوگر ملز مالکان کی جانب سے گنے کے کاشتکاروں کو بروقت ادائیگی اور وزن میں کٹوتی کے بارے میں ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ پرسوں کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں ایک فیصلہ یہ بھی ہوا تھا کہ جو شوگر کین کا issue ہے اس کو اسمبلی میں لایا جائے اور اس پر in House ایک کمیٹی بنا دی جائے۔ میری اس سلسلے میں ایک تجویز ہے کہ میرا تعلق ضلع منڈی بہاؤالدین سے ہے جہاں پر دو شوگر ملز ہیں ایک ہمارے بھلوال میں شوگر مل ہے اور ہمارے کسان ایک serious problem face کر رہے ہیں تو میں اس سلسلے میں پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر صاحب کی توجہ آپ کی وساطت سے چاہوں گا کہ جو انڈین ورائٹی کا گنا ہے اس کو accept نہیں کیا جارہا ہے اور اگر accept کیا جارہا ہے تو اس پر 15 سے 25 فیصد وزن میں کٹوتی کی جارہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس میں شوگر element کم ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرتا چلوں کہ کسی بھی rules میں، حکومت پنجاب کی پالیسی میں گنے کی کاشت پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے اگر کسی گنے کی کاشت پر کوئی پابندی نہیں ہے تو اس کی خرید کے لئے شوگر ملز قانونی طور پر پابند ہیں کہ وہ تمام تر گنا خریدیں۔ حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کی fixed prices ہیں اس کے مطابق یہ گنا خریدا جانا چاہئے۔ اس سلسلے میں، میں یہ چاہوں گا کہ حکومت پنجاب فوراً نوٹس لے کہ گنے کے وزن میں جو deduction یا کٹوتی ہو رہی ہے اس کو بند کیا جائے۔ اس کے علاوہ مختلف شوگر ملوں نے ہمارے علاقوں میں کنڈے لگائے ہوئے ہیں وہاں پر وزن میں بھی بہت بڑا گھپلا کیا جارہا ہے اور کسانوں کی دن دہاڑے ڈکیتی کی جارہی ہے اس سے جو لوگ effected ہیں ہم ان کا اگلے ہفتے تک data collect کر لیں گے اس کا فوری طور پر action لیا جائے اور کین کمیشن کو فوری طور پر پنجاب اسمبلی کے اندر بلایا جائے اور اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ کسانوں کے ساتھ جو لوٹ مار ہو رہی ہے اسے روکا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! وہ valid point تھا میں اس کو دوبارہ صرف اس لئے دہرانا چاہتا ہوں کہ وہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں grower کو loss ہے اور حکومت پنجاب کو اس کا کوئی profit نہیں ہے کیونکہ وہ account for نہیں ہو رہی ہے تو میری گزارش صرف اتنی ہے کہ جو کٹوتی چالیس کلو پر ایک کلو کے حساب سے ہوتی ہے وہ کسی بھی جگہ پر account نہیں ہو رہی ہے اگر اس کو 66 لاکھ ٹن کے حساب سے ٹوٹل sum کیا جائے تو گنے کا کافی حساب بنتا ہے اس کی کوئی نہ کوئی accountability ہونی چاہئے، It should be accounted for in the province. صوبہ کے exchequer میں آنی چاہئے، province میں account for ہو جائے یا grower کو مل جائے تاکہ اس کا کوئی بھلا ہو جائے۔ میں حکومت پنجاب کی اس پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ سیکرٹری صاحب بھی مہربانی فرما کر یہاں پر بیٹھے ہیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں، میں آپ کی وساطت سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس point کو دوبارہ ضرور consider کر لیں اور اسے دیکھیں کہ کیا یہ in order ہے یا نہیں؟ اگر in order ہے تو اس کا account for ہونا چاہئے اور کہیں نہ کہیں اس کو رکھنا چاہئے تاکہ حکومت پنجاب کا exchequer بہتر ہو سکے۔ شکریہ.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم سے یہ دو باتیں کی گئی ہیں اور میں نے پہلے بھی اسی حوالے سے بات کی تھی اور اس سے کچھ لوگ یقیناً مطمئن ہوئے ہوں گے جو کہ payment کے لحاظ سے تھی لیکن آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور دکھانا بھی چاہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے جو گنے خریدنے کی price indicate کی گئی ہے وہ -/150 روپے فی من ہے اس میں پنجاب حکومت کی جو ضلعی سطح پر committees ہیں وہ بھی اپنا کام کر رہی ہیں، اخبار میں بھی اشتہار دے رکھا ہے کہ اگر کسی کو کوئی شکایت ہو تو وہ DCO آفس میں جا کر فوری شکایت کا اندراج کروا سکتا ہے۔ انشاءاللہ within 24 hours ہم اس کو rectify کریں گے اور جو بھی اس قانون کے مطابق سزا بنتی ہے وہ دیں گے۔ اس کے علاوہ یہاں پر وزن کے حساب سے ایک بات کی گئی ہے تو اس کے لئے بھی Special Committees ضلعی سطح پر بنا دی گئی ہیں اور وہاں پر complaint centre کھول دیا گیا ہے لہذا اگر کوئی ایسی شکایتیں ہیں تو یقیناً اس ہاؤس کی وساطت سے بات باہر جانی چاہئے کیونکہ معزز ممبران اپنے

حلقوں کی نمائندگی کر رہے ہیں اور وہاں پر اگر waning کا بھی issue آتا ہے تو اس کو یہ refer کر دیں۔ انشاء اللہ ہم guarantee دیتے ہیں کہ within 24 hours اس مسئلہ کو حل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں کل سے گزارش کر رہی تھی کہ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں بلکہ میں ایک اہم معاملہ پر آپ کی ruling بھی چاہوں گی کہ پچھلے چار سال سے جب سے یہ جمہوری حکومت آئی ہے، یقیناً عوام کو بہت ساری توقعات اپنی حکومتوں کے ساتھ ہوتی ہیں اور اس میں جو main ترجیحات بیان کی جاتی ہیں۔ وہ ہم نے پنجاب حکومت کی بھی سنی ہیں کہ تعلیم اور صحت ان کی main ترجیحات ہیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو حالت تعلیم اور صحت کے شعبہ میں اس دور میں decrease ہوئی اس سے پہلے نہیں ہوئی۔ میں خاص طور پر تعلیم کی بات کرنا چاہتی ہوں اور خوش قسمتی یہ ہے کہ آج وزیر تعلیم بھی یہاں موجود ہیں۔ تعلیم کے محکمہ کے اندر رول نمبر سلپ سے لے کر ان کے رزلٹ تک اور رزلٹ کے بوگس ہونے تک جو کچھ ہوا وہ آپ نے بھی دیکھا اور ہم نے بھی دیکھا لیکن اس کے بعد مجھے یہ لگا کہ شاید پنجاب حکومت seriously تعلیم کے محکمہ پر توجہ دے گی لیکن افسوس ہے اور مجھے آپ سے یہ ruling چاہئے کہ کیا محکمہ تعلیم کو سیاسی جلسے منعقد کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور سرکاری خرچ پر سیاسی جلسے کئے جا سکتے ہیں، کیا کسی unelected بندے یا خاتون کو کالج میں بلا کر سیاسی manifesto اور سیاسی سوالات کے جوابات دینے کی اجازت ہو سکتی ہے، میں مریم نواز صاحبہ کی بہت قدر کرتی ہوں، ہم ان کو welcome کرتے ہیں لیکن کیا پی ایم ایل (ن) کے اندر اب یہ ہمت باقی نہیں رہی کہ مریم نواز صاحبہ اپنے طور پر launch کر سکے؟ اس کے لئے محکمہ تعلیم پنجاب کا انتخاب کیا جانا اور کالجوں کے اندر ان کی سیاسی تقریریں، ان کے سیاسی manifesto کی بات ہونی تو کیا اس کی اجازت محکمہ تعلیم اور کالجوں کے اندر موجود ہے اور میں اس پر آپ کی ruling چاہوں گی کہ ان کی launching ceremony کے لئے محکمہ تعلیم کو کیوں استعمال کیا جا رہا ہے اور سیاسی جلسے auditoriums میں کیوں منعقد کئے جا رہے ہیں۔ اس پر میں آپ کی توجہ بھی چاہتی ہوں اور طلباء اور طالبات کے پیریڈ ختم کر کے ان کو جلسے اور تقریر سنانے کے لئے بٹھایا جا رہا ہے یہ بڑا concern کا باعث ہے اور اس سے پی ایم ایل (ن) کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں کہ شاید تحریک انصاف نے پی ایم ایل (ن) کو اس قابل بھی نہیں چھوڑا

کہ وہ اپنی لیڈر صاحبہ کی launch ceremony کر سکے اس کے لئے محکمہ تعلیم کو استعمال نہ کیا جائے اور کیا محکمہ تعلیم میں سیاسی جلسہ ہو سکتا ہے یا نہیں اس کی میں آپ سے ruling چاہتی ہوں؟

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اگر ان کا سوال یا ضمنی سوال ہے تو اس کے جواب کے لئے بھی حاضر ہوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ point scoring کرنے کے علاوہ کسی کے پاس ٹائم نہیں ہے۔ عرض صرف یہ ہے کہ جو لوگ invite کر رہے ہیں وہ وہاں کی unions ہیں، وہ خود ان کو invite کر رہی ہیں یہ ان کا born fundamental right ہے کہ اگر وہ کسی political figure کو سننا چاہیں تو سن سکتے ہیں۔ حکومت پنجاب اور محکمہ تعلیم اس میں involve نہیں ہیں بلکہ ان اداروں کی unions ان کو invite کر رہی ہیں۔ ان کو کسی قسم کے funds دیئے گئے اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی notification کیا گیا ہے۔ یہ صرف بہتان تراشی کی جا رہی ہے جس کی میں شدید مذمت کرتا ہوں۔ قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف پاکستان کے سب سے بڑے سیاسی لیڈر ہیں اور اگر اس بچی نے سیاست کرنے کا عزم کیا ہے تو ہم اس کو سلام پیش کرتے ہیں۔ یہ ہر پاکستانی کا حق ہے کہ وہ اس ملک میں سیاست کرے اور اگر کوئی یونین یا consolidated رائے عامہ رکھنے والے تعلیمی ادارے کے لوگ invite کرتے ہیں تو یہ ان کا fundamental right ہے۔ آج پاکستان پیپلز پارٹی یہ سمجھ رہی ہے کہ وہ نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان سے wash out ہو چکی ہے اس لئے وہ اس طرح کی آواز اٹھا کر صرف تعلیمی اداروں میں اپنے آپ کو زندہ رکھنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے جس کی میں شدید مذمت کرتا ہوں۔ یہ بہتان تراشی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی گفتگو کر کے سوائے point scoring کے اور کوئی کام نہیں کیا جا رہا۔ مہربانی۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے تھے؟

سید زعیم حسین قادری: جناب والا! یہ میرا right ہے۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میں نے بھی گزارش کرنی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا ہے اس پر بحث نہیں ہونی۔ آپ کے اپوزیشن لیڈر کھڑے ہیں وہ پہلے بات کر لیں پھر آپ کو موقع دوں گا۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میرے بھائی نے یہاں پر جو بات کی ہے میں عرض کروں گا کہ کسی بھی سیاسی شخصیت کو گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں میں بلانا پنجاب حکومت کا کام نہیں

ہے۔Head Mistresses کو ٹیلیفون کرنا کہ آپ فلاں کو بلا کر خواتین کے کالجوں میں ان کی تقریر کروائیں۔کون سی حکومت اس طرح سے کرتی ہے ؟اگر انہوں نے خواتین کا جلسہ کرنا ہے تو وہ فیصل آباد میں دھوبی گھاٹ پر جلسہ کریں،لاہور میں موچی دروازہ پر جلسہ کریں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن کینئرڈ کالج کی وائس چانسلر کو کہہ کر وہاں پر لڑکیوں کا جلسہ کروانا کہاں کا قانون ہے اور کس جگہ پر یہ implement ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے ان کی پنجاب میں حکومت ہے اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔چیف منسٹر صاحب جائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں وزیر تعلیم جائیں ہمیں اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں لیکن میاں نواز شریف صاحب کی بیٹی کو بلانا ان کو دعوت دینا اور ان کے وہاں پر جلسے کروانا غیر قانونی کام ہے۔ یہ غلط کام نہ کریں وزیر اعلیٰ صاحب خود جائیں اگر ان کے جلسے کروانے ہیں تو یہ موچی دروازے پر کروائیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔اگر لاہور میں ان کی بات سننے والا کوئی نہیں رہ گیا اور سب عمران خان کے ساتھ چلے گئے ہیں تو ہماری وہ بہن ہے ہمیں حکم کریں ہم ان کا جلسہ کروانے کے لئے تیار ہیں۔

سید زعیم حسین قادری:جناب والا!میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ جلسہ تو مسلم لیگ (ن) نے فیصل آباد میں بھی کیا ہے، موچی دروازہ میں بھی ہوگا، پیپلز پارٹی تو وہاں سے راہ فرار اختیار کر گئی تھی۔ ہم نے تو جلسے کئے ہیں اور مزید بھی کریں گے ۔انشاء اللہ 22 تاریخ کو بھی ہم جلسہ کریں گے 31 تاریخ کو بھی ہماری پارٹی کی طرف سے جلسہ ہے، جلسے تو جاری ہیں۔انہوں نے یہاں پر غلط بیانی کی ہے کہ ۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب والا!یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران:جناب والا!یہ کس پوائنٹ پر بات کر رہے ہیں ؟

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ کیا بات کر رہی ہیں ؟یہاں پر راجہ صاحب نے بات کی ہے وہ اس کا جواب دے رہے ہیں۔

سید زعیم حسین قادری:جناب والا!راجہ صاحب میرے خیال میں یہ نہیں سمجھ رہے کہ یونین کا یہ right ہوتا ہے کہ وہ اگر کسی شخصیت کو اہمیت کا حامل سمجھتی ہے تو اسے بلائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:زعیم قادری صاحب میری بات سنیں۔

سید زعیم حسین قادری:لوگ آج ایک بار پھر ان کی طرف دیکھ رہے ہیں،لوگ ان کو پسند کرتے ہیں، لوگ ان کی بات سننا پسند کرتے ہیں اگر کسی کو اس بات کی تکلیف ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم

نے گورنر ہاؤس کو کسی سیاسی جماعت کا اڈہ نہیں بنایا۔ ہم نے ایوان صدر کو پیپلز پارٹی کا decisions making ایوان نہیں بنایا۔ ہم نے گورنر ہاؤس اور ایوان صدر کو one man show نہیں بنایا۔ ہم گورنر ہاؤس کو پیپلز پارٹی کی کمیٹیوں کی میٹنگوں کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ ہم نے ایوان صدر میں بیٹھ کر ڈکیتیاں نہیں کیں جو روزانہ اس ملک میں رونما ہوتی ہیں۔ ہم ان کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچنے دیں گے۔ یہ مذاق اب بند ہونا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے "لوٹے بنانا بند کرو" کی نعرہ بازی کی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب والا! یہ مذاق اب بند ہونا چاہئے۔ مریم نواز شریف اس وقت کی منفرد لیڈر ہیں۔ اس کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ اگر کوئی سننا چاہتا ہے تو سنے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! یہاں پر یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایوان صدر اور گورنر ہاؤس کو سیاسی جلسوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! وزیر تعلیم صاحب کیوں خاموش ہیں؟

(اذان ظہر)

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ۔۔۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب جناب شاہجہان احمد بھٹی صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر۔II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 06-2005 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب شاہجہان احمد بھٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 06-2005 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 12۔جولائی 2011 سے مورخہ 17۔فروری 2012 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 06-2005 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 12۔جولائی 2011 سے مورخہ 17۔فروری 2012 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 06-2005 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 12۔جولائی 2011 سے مورخہ 17۔فروری 2012 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں شفیع محمد صاحب پبلک اکاونٹس کمیٹی نمبر۔ا کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال2000تا2005اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں شفیع محمد: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال2000تا2005اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ28۔نومبر2011سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال2000تا2005اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ28۔نومبر2011سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال2000تا2005اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ28۔نومبر2011سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں طارق محمود صاحب مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔ میاں طارق محمود صاحب!

مسودہ قانون(ترمیم)(سٹینڈنگ آرڈر) صنعتی وتجارتی ملازمت، پنجاب مصدرہ2011، مسودہ قانون(ترمیم) میٹرنٹی بینیفٹ، پنجاب مصدرہ2011، مسودہ قانون(ترمیم)(ایجوکیشن) ورکرز چلڈرن، پنجاب مصدرہ2011، مسودہ قانون(ترمیم)(خاتمہ)نظام جبری مشقت، پنجاب مصدرہ2011کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹوں کاایوان میں پیش کیاجانا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں

"(1) The Punjab Industrial and Commercial Employment (Standing Order) (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 38 of 2011)

(2) The Punjab Maternity Benefit (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 39 of 2011.)

(3) The Punjab Workers Children Education (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 40 of 2011) and the Punjab Bonded Labour System Abolishes (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 42 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتاہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئیں۔ابھی آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو floor دوں گا۔ میں نے آپ سے کہا ہے کہ آپ تشریف رکھیں میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 1734/2011 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی طرف سے ہے۔

صوبائی دارالحکومت میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کا تنخواہیں نہ ملنے پر احتجاج اوران پر پولیس کا لاٹھی چارج

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "وقت" مورخہ 16۔اکتوبر 2011 کی اشاعت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ " تنخواہیں نہ ملنے پر لیڈی ہیلتھ ورکرز کا احتجاج، لاٹھی چارج، چھ بے ہوش، ایک کی حالت غیر ہو گئی، مختلف شہروں میں دھرنے، پولیو مہم کے بائیکاٹ کی دھمکی" تفصیل یوں ہے کہ مورخہ 15۔اکتوبر 2011 کو صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں میں لیڈی ہیلتھ ورکرز نے چار ماہ سے تنخواہیں نہ ملنے کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے اور دھرنے دیئے جبکہ لاہور میں لیڈی ہیلتھ ورکرز نے باغ جناح قائداعظم لائبریری کے سامنے اپنے مطالبات کے حق میں پرامن مظاہرہ کیا تو اس دوران لیڈی ہیلتھ ورکرز نے گورنر ہاؤس کے سامنے جا کر احتجاج کرنے کی کوشش کی تو پولیس نے انہیں روکنے کے لئے ہاتھا پائی اور لاٹھی چارج کیا پولیس کی ہاتھا پائی اور تشدد سے چھ لیڈی ہیلتھ ورکرز بے ہوش ہو گئیں، لیڈی ہیلتھ ورکرز نے حکومت اور محکمہ صحت کے خلاف نعرہ بازی کی اور احتجاج کیا اور انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کو چار ماہ کی تنخواہیں دی جائیں لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے انہیں 20۔اکتوبر تک تنخواہیں نہ دیں تو 24۔اکتوبر سے شروع ہونے والی پولیو مہم کا بائیکاٹ کر دیا جائے گا۔لیڈی ہیلتھ ورکرز نے بتایا کہ وہ کئی کئی سالوں سے کام کر رہی ہیں لیکن نہ تو ان کو ریگولر کیا جا رہا ہے اور نہ ہی پچھلے چار ماہ سے تنخواہیں دی جا رہی ہیں۔یہ معاملہ سنگین ہے، چار ماہ سے لیڈی ہیلتھ

ورکرز کو حکومت پنجاب تنخواہیں نہیں دے رہی اور لیڈی ہیلتھ ورکرز فاقہ کشی پر مجبور ہو چکی ہیں۔اگر وہ اپنی تنخواہوں کا مطالبہ کرتی ہیں تو ان پر لاٹھی چارج کیا جاتا ہے۔یہ حکومت پہلے ہی دیوالیہ کا شکار تھی اور اب سرکاری ملازمین کو تنخواہیں دینے کے لئے اس کے پاس کوئی پیسا نہیں ہے۔یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس تحریک کا جواب آیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کی منظوری کے بعد اور مشترکہ مفادات کی کونسل کے فیصلے کے مطابق بمع دیگر پراجیکٹس، نیشنل پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی و بنیادی صحت عامہ کو صوبوں کے حوالے کر دیا گیا اور مطلع کیا گیا کہ وفاقی حکومت اس پروگرام کو جون 2015 تک مالی اعانت کرے گی جو کہ پچھلے سال کی زیادہ سے زیادہ release کے برابر ہو گی۔ مزید عرض ہے کہ وفاقی حکومت نے پہلی سہ ماہی جولائی تا ستمبر 2011 کے لئے 412 ملین روپے فراہم کئے جبکہ ادارہ ہذا کی بجٹ ڈیمانڈ 1244.192 ملین روپے تھی جبکہ پہلی سہ ماہی کے لئے فراہم کی گئی رقم 412 ملین کا سالانہ الاٹ شدہ رقم کا دس فیصد بنتا ہے اس طرح پہلی سہ ماہی میں وفاقی حکومت کی طرف سے بجٹ ڈیمانڈ کے مقابلے میں فراہم کردہ رقم 832 ملین روپے کم ہے جو کہ 53 ہزار لیڈی ہیلتھ ورکرز، لیڈی ہیلتھ سپروائزرز ڈرائیورز اور اکاؤنٹ سپروائزرز کی دو ماہ کی تنخواہ کے برابر ہے۔اس طرح فراہم کردہ رقم سے ایک ماہ جولائی 2011 کی تنخواہ تمام پنجاب کے 36 اضلاع کے عملہ کو دی جا سکی جبکہ باقی بچ جانے والی رقم سے ضلع لاہور کے عملے کی ماہ اگست کی ادائیگی بھی ان کی ڈینگی مہم میں بھرپور شرکت کے اعتراف میں کی گئی۔مزید برآں لیڈی ہیلتھ ورکرز، ہیلتھ سپروائزرز، ڈرائیورز کے احتجاج کے بعد وفاقی حکومت نے ادارہ ہذا کو 412 ملین روپے کی اضافی رقم برائے پہلی سہ ماہی تنخواہوں کی مد میں 2011-11-01 کو دی جس سے ایک ماہ کی تنخواہ اگست 2011 چند دنوں میں 36 اضلاع کے تمام عملہ کو بذریعہ بنک ڈرافٹ اکاؤنٹ ادا کر دی جائے گی۔ مزید یہ ہے کہ ادارہ ہذا نے وفاقی حکومت سے دوسری سہ ماہی اکتوبر تا دسمبر 2011 کے لئے 1616.24 ملین روپے کی ڈیمانڈ کی جیسے ہی مطلوبہ فنڈز وفاقی حکومت سے وصول ہوں گے تو بلا تاخیر نیشنل پروگرام کے تمام ملازمین کو ان کے بنک اکاؤنٹ کے ذریعے ادا کر دی جائے گی۔مزید برآں دفتر ہذا نے حکومت پنجاب سے محکمہ صحت کے ذریعے استدعا کی ہے کہ 752 ملین روپے فنڈز bridged financing کی جائے اگر

مطلوبہ رقم حکومت پنجاب جاری کر دیتی ہے تو ادارہ ہذا کے تمام ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی اکتوبر 2011 تک کر دی جائے گی۔میرے خیال میں جو possible ہو سکتا تھا وہ کیا گیا ہے جیسے ہی وفاقی حکومت سے دیگر پیسے آجائیں گے تو باقی کو بھی ادا کر دیا جائے گا۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 1738/2011 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے اندر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! بہت ضروری بات ہے آپ اجازت دے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ ان کو اجازت دے دیں میں رُک جاتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب! فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کل جوہر ٹاؤن میں ایک بچی گٹر میں گری ہے لیکن وہاں پر کوئی حکومتی اہلکار نہیں گیا، وہاں اس کے گھر افسوس کے لئے بھی کوئی آدمی نہیں گیا۔اس کے ساتھ ساتھ ان کی سنجیدگی دیکھ لیں کہ ہاؤس میں کوئی سنجیدگی نہیں ہے، یہاں وزیر اعلیٰ آتے ہیں نہ وزراء آتے ہیں۔یہاں پر صرف دو وزیر بیٹھے ہوئے ہیں لاء منسٹر صاحب بھی تشریف نہیں لائے۔ہم اس غیر سنجیدگی پر ہاؤس سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سیف الملوک صاحب!

ملک سیف الملوک کھوکھر: جناب سپیکر! متعلقہ افسر کو موقع پر معطل کیا گیا ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 1738 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے۔جی، محترمہ!

حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے واہگہ بارڈر پر بننے والا ٹورسٹ ریزارٹ کا منصوبہ ناکامی کا شکار

محترمہ ثمینہ خاور حیات: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومتی عدم دلچسپی کی وجہ سے واہگہ بارڈر پر ٹورسٹ ریزارٹ کا منصوبہ لٹک گیا، تفصیل یوں ہے کہ حکومتی عدم دلچسپی کے باعث واہگہ بارڈر پر سیاحوں و عوامی تفریح کا منصوبہ ٹورسٹ شروع نہ ہو سکا، حکومت کی جانب سے واہگہ بارڈر پر 6 کنال زمین خرید کر اس کی ڈویلپمنٹ کی منصوبہ بندی کی گئی تھی جس کے مطابق ٹورسٹ ریزارٹ واہگہ بارڈر پر ایک ٹورسٹ انفارمیشن سنٹر، ریسٹورنٹ، سوئمنگ پول، 5 بیڈ رومز، ان ڈور کلب، سوینئر شاپ، منی گالف کلب، باربی کیو، کار پارکنگ اور کیمپنگ ایریا کی تعمیر وغیرہ شامل تھی، اس پراجیکٹ پر حکومت نے آغاز پر ہی لاکھوں روپے خرچ کر دیئے، اب ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے ذرائع کے مطابق نامعلوم وجوہات کی بنا پر اس ٹورسٹ ریزارٹ کا منصوبہ ختم کیا جا رہا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ٹورسٹ ریزارٹ کا منصوبہ جوں کا توں پڑا ہے اور عرصہ دراز گزرنے کے باوجود اس پر کوئی بھی کام نہیں ہوا اور اب اس منصوبے کو ختم کیا جا رہا ہے۔ پہلے ہی ملک میں آنے والے سیاحوں کو کم سہولتیں میسر ہیں اور تفریح کے مواقع دستیاب نہ ہیں اور اگر حکومت نے منصوبہ شروع کیا ہی تھا وہ بھی پایہ تکمیل پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ حکومت کی ناقص پالیسی اور عدم مالی وسائل کے باعث کوئی بھی منصوبہ مکمل ہوتا دکھائی نہیں دیتا اس لئے ضروری ہے کہ ان محرکات کا جائزہ لیا جائے کہ وہ کون سے آہنی ہاتھ ہیں جن کے غلط فیصلوں کی وجہ سے تفریح فراہم کرنے والے پراجیکٹ ختم کئے گئے

ہیں۔حکومت کی ناقص پالیسی کے باعث ٹورسٹ ریزارٹ کا منصوبہ ناکام ہونے کے باعث صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر کے عوام میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن walk out پر ہے۔ملک احمد علی اولکھ، حاجی احسان الدین قریشی اور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب جائیں اور راجہ ریاض احمد صاحب سے بات کر کے انہیں واپس ایوان میں لے آئیں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا ابھی جواب نہیں آیا لہذا اس تحریک کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1742 بھی محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے۔جی، محترمہ!

محکمہ ٹرانسپورٹ کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے صوفی فاؤنڈیشن کی سکول بس کوٹ اسحاق حافظ آباد میں حادثے کا شکار، متعدد بچے زخمی

محترمہ ثمینہ خاور حیات: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 17۔اکتوبر 2011 کو ایک نجی چینل نے خبر نشر کی ہے کہ کلر کہار کے بعد ایک اور سکول بس کوٹ اسحاق حافظ آباد کے مقام پر گر کر تباہ ہو گئی ہے جس میں متعدد بچے زخمی ہو گئے۔خبر کی تفصیل یوں ہے کہ ضلع حافظ آباد میں ایک پرائیویٹ سکول صوفی فاؤنڈیشن کی سکول بس جس میں بچوں کے بیٹھنے کی تعداد 40 ہے لیکن سکول انتظامیہ نے اوورلوڈنگ کر کے اس میں 60 بچے بٹھائے ہوئے تھے جب یہ بس کوٹ اسحاق کے مقام پر پہنچی تو موڑ کاٹتے ہوئے یہ بس خستہ حالت کے باعث توازن برقرار نہ رکھ سکی جس کی وجہ سے یہ الٹ کر گر گئی۔اس میں سکول جانے والے متعدد بچے شدید زخمی ہوئے۔بچوں کے ورثاء نے سکول انتظامیہ کے خلاف شدید احتجاج کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نہ صرف سکول انتظامیہ کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے بلکہ محکمہ ٹرانسپورٹ، پولیس کے خلاف بھی کارروائی عمل میں لائی جائے، جنہوں نے ایک خستہ حالت بس کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے اور اسے روڈ پر چلانے کی اجازت دے دی ہے۔

جناب سپیکر! اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک بس میں زائد بچوں کو کیوں بٹھایا گیا اور اس خستہ حالت بس کو فٹنس سرٹیفکیٹ کیوں جاری کیا گیا ہے؟ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ آئے روز ایسی خستہ حالت بسوں کو سڑکوں پر چلانے کی اجازت دینے والے وہ کون سے ہاتھ کار فرما ہیں جو معصوم بچوں سے بھی ایسا شیطانی کھیل کھیلنے سے باز نہیں آتے۔ اس خبر سے صوبہ بھر کی عوام میں سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! محکمے نے جواب دیا ہے کہ مذکورہ خبر حقائق پر مبنی نہ ہے۔ ضلعی انتظامیہ حافظ آباد کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول بس میں 35/30 بچے سوار تھے اور مذکورہ بس کو معمولی حادثہ پیش آیا تھا۔ اس حادثہ میں تین بچے معمولی زخمی ہوئے تھے جنہیں موقع پر ہی طبی امداد دے کر فارغ کر دیا گیا۔ حادثے کی وجہ گاڑی کے پہیوں کا جام ہونا تھا۔ بس فنی طور پر درست حالت میں تھی تاہم ضلع میں تمام سکول انتظامیہ کے سربراہان کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ وہ اپنی سکول گاڑیوں کی فنی حالت کو درست رکھنے کو ہر حالت میں یقینی بنائیں تاکہ کسی حادثے سے دوچار ہونے سے بچا جائے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اگر یہ خبر غلط تھی تو ڈی جی محکمہ اطلاعات کو اگلے ہی دن اس کی تردید کر دینی چاہئے تھی۔ آپ اور میں جانتے ہیں کہ اس خبر کو ٹی وی پر دکھایا گیا اور یہ خبر اخبارات میں بھی آئی، تب تو اس خبر کی تردید نہیں کی گئی اور آج محکمہ نے یہ جواب دے دیا ہے۔ کل شیخ علاؤالدین صاحب نے بھی اسی طرح کی تحریک التوائے کار پیش کر کے Fitness Certificate کی بات کی تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میرا خیال ہے کہ Fitness Certificate کے حوالے سے آپ کا point valid ہے۔ منسٹر صاحب! یہ انسانی جانوں کا مسئلہ ہے اس لئے محکمے سے کہیں کہ Fitness Certificate کے حوالے سے پوری توجہ دے۔ یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، گنتی کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔اب سرکاری کارروائی کا آغاز ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Walled City of Lahore Bill 2011 (Bill No. 44 of 2011).

مسودہ قانون اندرون شہر لاہور مصدرہ 2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Walled City of Lahore Bill 2011 (Bill No. 44 of 2011).

MR DEPUTY SPEAKER: The Walled City of Lahore Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Planning and Development for report up to 31st January 2012.

Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2011(Bill No.45 of 2011).

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2011

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report up to 31st January 2012.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے amendment دی ہوئی ہے۔ میں نے اس پر بات کرنی ہے۔ آپ اس طرح نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کہاں دی ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اسمبلی سیکرٹریٹ میں دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو laying ہے یہ تو بعد کا مسئلہ ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں اسی laying کے حوالے سے Rules of Procedure اور Constitution کے مطابق بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کی situation مختلف ہے۔ آپ House کو dictate کرنے کی کوشش نہ کریں۔ آپ نے move کیا تھا جس پر سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ یہ Money Bill ہے۔ اس پر گورنمنٹ کی consent آنی چاہئے پھر اس پر بات ہو گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میں آپ کے رویے کے خلاف احتجاجاً ایوان سے باہر جا رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے rules کو follow کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Ghazi University, D.G Khan Bill 2011(Bill No.46 of 2011).

مسودہ قانون غازی یونیورسٹی ڈی جی خان مصدرہ2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Ghazi University,D.G Khan Bill 2011

MR DEPUTY SPEAKER: The Ghazi University, D.G Khan Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report up to 31st January 2012.

Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2011(Bill No.47 of 2011).

مسودہ قانون (ترمیم) سرکاری ملازمین پنجاب مصدرہ2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Civil Servants (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report up to 31st January 2012.

Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2011(Bill No.48 of 2011).

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2011.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کرکے ایوان کے اندر واپس تشریف لائے)

MR DEPUTY SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab

1997 and is referred to the Standing Committee on Transport for report up to 31st January 2012.

Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Punjab Public Defender Service Act 2007(repeal) Bill 2011(Bill No.49 of 2011).

مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ2007مصدرہ2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Public Defender Service Act 2007(Repeal) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 31st January 2012.

Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No.50 of 2011).

مسودہ قانون(ترمیم)کارکردگی، نظم وضبط وجوابدہی ملازمین پنجاب مصدرہ2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report up to 31st January 2012.

Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Punjab Public Service Commission (Amendment) Bill 2011 (Bill No.51 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب پبلک سروس کمیشن مصدرہ 2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Public Service Commission (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Public Service Commission (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report up to 31st January 2012.

Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011 (Bill No.52 of 2011).

مسودہ قانون (تنسیخ) (توثیق احکامات) کمشنرز، بحالیات مصدرہ 2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 31st January 2012.

Now, Minister for Zakat and Ushr to introduce the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011 (Bill No.53 of 2011).

مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و گمشدہ اشخاص مصدرہ 2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I introduce the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 31st January 2012.

Now, we take up the Conferment of Proprietary Rights on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011 (Bill No. 11 of 2011).

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ سے درخواست ہے کہ دوسرا بل پہلے لے لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now Minister for Zakat and Ushr to introduce the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011 (Bill No.20 of 2011).

مسودہ قانون انتقال جائیداد ہندو مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے
قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ (2)225 کے تحت
خصوصی حکم جاری کرنے کی تحریک

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr. Speaker! I move:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997, for continuance of the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011."

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا میں اسے oppose کر سکتا ہوں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں گزارش کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں بالکل ناراض نہیں ہوتا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ نے میری قرارداد کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے بالکل کچھ نہیں کیا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میری قرارداد 28 تاریخ کو جمع ہوئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت بھی اس پر بحث ہوئی تھی۔ اب آپ اس پر پہلے بات کر لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ آئین اور قانون کے مطابق بات کروں لیکن جب آپ bulldoze کرتے ہیں تو افسوس ہوتا ہے۔ Chair سے یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ بات سنے گی۔ میری قرارداد وقت پر جمع ہوئی تھی آپ نے اس کو disregard کر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! اس پر بات ہو چکی ہے۔ اگر آپ اس پر oppose کرنا چاہتے ہیں تو بات کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ نے میری amendment کو Money Bill کہا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں Money Bill کی definition پڑھ کر سنا دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اسمبلی سیکرٹریٹ اور سپیکر صاحب کی proper observation لگ کر آپ کو ملا ہوا ہے۔ اُس وقت آپ نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ At this time you are saying this.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کا office آپ کو assist کرنے کے لئے موجود ہے۔ مجھے کوئی assist کرنے کے لئے موجود نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Secretary is here to assist the Speaker and the Chair.

جناب محمد محسن خان لغاری: میں یہی تو عرض کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! آپ خود law knowing ہیں۔ آپ Constitution and rules کو پڑھ لیں کہ سپیکر کی ruling کو آپ یہاں challenge نہیں کر سکتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ مجھے کہہ دیں کہ میں دفعہ ہو جاؤں تو کیا میں دفعہ ہو جاؤں گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ rules ہیں۔ یہ میں نہیں کہہ رہا۔ یہ آپ کے rules ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ ہر بات پر اسی rule کا بہانہ بناتے ہوئے ہمیشہ سب کو چپ کرا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، بالکل نہیں۔ میرا خیال ہے کہ میں اپوزیشن کو بات کرنے کے لئے زیادہ وقت دیتا ہوں۔ آپ ہاؤس کے اندر دیکھ لیں کہ آپ کا جو حق ہوتا ہے وہ میں آپ کو دیتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا آپ نے اس قرارداد والے دن میرا حق دیا؟ Be honest in your heart

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پارلیمانی لیڈر کون ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا پارلیمانی لیڈر کو یہ حق ہے کہ وہ کسی ممبر کا اسمبلی بزنس kill کر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے حق دیا ہے۔

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: No, no. Nobody has given them the right to kill our business

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ہمیں لکھ کر دے دیں۔ ہم آئندہ ان کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بالکل نہیں بٹھائیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ مجھے وہ rule بتائیں کہ اس طرح کسی ممبر کے بزنس کو kill کیا جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر پہلے ہی میری ruling آ چکی ہے۔ آپ اس کو پڑھ بھی لیں۔ یہاں پر باقاعدہ ruling مانگی گئی تھی جو میں نے دی تھی۔ اگر آپ اپنے پارلیمانی لیڈر کا احترام نہیں کرنا چاہتے تو لکھ کر مجھے دے دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پھر میری گزارش ہے کہ باقی ساروں کو باہر بھیج دیتے ہیں۔ ان چار پارلیمانی لیڈروں کو بٹھا دیں وہی اسمبلی بزنس conduct کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: These are the traditions of the House. Parliamentary Leaders convey to the Chair.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ parliamentary traditions کی بات کر رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ ایوان گواہ ہے کہ انہی Parliaments کے اندر میرے خاندان کے بہت سارے بزرگوں نے یہاں پر وقت گزارا ہے۔ اگر آپ Parliamentary traditions کی بات کرتے ہیں تو records of the Assembly اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فی الحال rules یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ نے اس کو oppose کرنا ہے تو You give your statement and arguments on this پھر میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دے دوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں اس کو oppose اس لئے کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ کون سی تاریخ کو آئی ہے؟ یہ جس تاریخ کو آئی ہے اُس کے بعد اسمبلی کے دو اجلاس ہو چکے ہیں۔ جس rule 225 کی suspension کی آپ بات کر رہے ہیں وہ یہی کہتا ہے کہ اگر اسمبلی کی دو sittings ہو جائیں تو وہ Bill lapse کر جاتا ہے لہذا یہ بل بغیر اسمبلی کی اجازت کے دوبارہ پیش نہیں ہو سکتا۔ آپ بتائیں کہ کیا یہ حقیقت ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر آپ کہیں تو میں انگریزی پڑھ دوں جو مجھے سمجھ آئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بتائیں!

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: If the member-in-charge makes no motion in regard to the Bill during two consecutive sessions, the Bill shall lapse, unless the Assembly, on a motion by the member-in-charge in the next session, makes a special order for the continuance of the Bill.

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ پچھلے دو اجلاس صرف ایک ایک دن کے ہوئے تھے۔ آپ rules کی بات کرتے ہیں تو اُس میں اجازت صرف اسی لئے ہی لی جا رہی ہے ورنہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر آپ نے یا گورنمنٹ نے میرے ساتھ بحث کرنی ہے تو پہلے یہ فیصلہ کریں کہ Chair نے گورنمنٹ کا part لے کر میرے ساتھ argue کرنا ہے یا صرف گورنمنٹ نے میرے ساتھ argue کرنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، آپ نے rules کی بات کی ہے تو اس پر بڑا clear جواب ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کا جواب صرف حکومت کی طرف سے آنا چاہئے کیونکہ آپ ریفری ہیں، player نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا انہیں بتائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہماری باتوں کا اُن کی طرف سے کوئی جواب نہیں آتا اور صرف آپ ہی جواب دیتے ہیں بلکہ گورنمنٹ کی طرف سے تو جواب ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! پہلے منسٹر صاحب کا جواب تو سن لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پہلے ہماری بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اُن کی بات پہلے مکمل ہو جائے پھر آپ اکٹھا ہی جواب دے دیجئے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہاؤس کے اجلاس call کرنے کے لئے کئی دفعہ میٹنگیں کی گئی ہیں جہاں میں بھی شامل تھا اور بار بار request کی گئی کہ ہاؤس کو کسی regular طریقے سے meet کرنے کا ایک schedule بنایا جائے۔ اس پارلیمانی سال میں ایک بجٹ اجلاس دوسرا ستمبر میں اجلاس call ہوا تھا اور وہ بھی ڈینگی وائرس کی وجہ سے ختم کر کے ہم لوگ واپس چلے گئے تھے۔ پھر اپوزیشن نے ریکوزیشن دے کر دو اجلاس کئے ہیں مگر وہ بھی ایک ایک دن meet کر کے prorogue کر دیئے گئے۔ کہیں پر یہ restriction نہیں ہے کہ اپوزیشن کے بلائے ہوئے اجلاس میں گورنمنٹ بزنس یعنی قانون سازی نہیں ہو سکتی۔ گورنمنٹ کی قانون سازی کے بارے میں non seriousness کا جو issue ہے میں اُس کو highlight کرنے کے لئے oppose کر رہا تھا۔ آپ کے لوگ زیادہ ہیں اس لئے you can bulldoze them but the annals of this Assembly show کرے کہ

حکومت کی قانون سازی کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ بلوں کی رپورٹ آنے کے بعد بھی ساری چیزیں پڑی رہتی ہیں مگر اُن پر کوئی کام نہیں کرتا۔ یہ تمام چیزیں ریکارڈ پر آنی چاہئیں۔ آپ نے موجودہ اجلاس بلایا ہے اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد ہماری آئینی ذمہ داری ہے کہ ہم 100 دن پورا کریں۔ شاید میری calculation غلط ہو سکتی ہے مگر میری calculation کے مطابق ابھی تک ہم نے صرف 30 دن اجلاس کیا ہے اور 70 دن باقی ہیں۔ اگر ہم ٹائم پیریڈ دیکھیں تو ہمارے پاس اپریل 2012 تک ٹائم ہے۔ ہم پانچ پانچ/چھ چھ مہینے اجلاس ہی نہیں کرتے اور جب اجلاس بلایا جاتا ہے تو پھر بیس یا پچیس دن کے لئے بلاتے ہیں اور اس دوران جو issues سامنے آتے ہیں وہ اس ہاؤس میں discuss نہیں ہو سکتے۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ ہماری حکومت پنجاب کی مالی مشکلات کے بارے میں اخباروں میں خبر آئی کہ حکومت پنجاب نے سٹیٹ بنک سے 41۔ارب روپے کا overdraft لیا ہوا ہے جس کی میں نے تحریک التوائے کار جمع کرائی ہوئی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری بات اگر آپ کو ناپسند ہے تو میں چُپ ہو جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! All regards for you لیکن آپ فی الحال اپنے آپ کو اس objection تک ہی محدود رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اسی objection کے لئے تو میں کیس build کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! اس پر حکومت نے بڑی valid ground دی ہوئی ہے جو rules کے مطابق ہے اور منسٹر صاحب ابھی آپ کو explain کر دیتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! Rules exception لینے کے مطابق ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیشل رپورٹ اسی لئے ہی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر ہم نے بار بار exceptions لینی ہیں اور بار بار rules کو violate کرنا اور bend کرانا ہے تو پھر اُن rules کو ہم بنائیں ہی کیوں؟ ہماری زیادہ سے زیادہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم rules کے مطابق ہی چلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ کا valid objection سامنے آیا ہے لہذا let the Government reply to your objection.

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے جو objection کیا ہے اس لحاظ سے یہ بجا فرما رہے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے مگر جس کتاب کا یہ reference دے رہے ہیں اُس کے صفحہ 115 میں rule 225 میں ہے کہ:

Unless the Assembly, on a motion by the member-in-charge in the next session, makes a special order for the continuance of the Bill.

اسی کے تحت ہم اجازت لے رہے ہیں اور اسی کے تحت ہی یہ معاملہ ہونا ہے۔ اسے یہ پڑھ سکتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہی بات کر رہا ہوں کہ کیا انچارج یہی منسٹر صاحب ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! آپ خود پڑھ لیں کیونکہ جب یہ Bills move ہوتے ہیں تو وہاں پر منسٹر کا لفظ ہے۔ اُن میں یہ کہیں پر بھی explain نہیں کیا گیا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جو منسٹر table کرے کیا اُسی نے ہی نہیں پڑھنا؟ اسے آپ clarify کر دیں شاید میری ہی غلطی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج صبح رانا ثناء اللہ صاحب کی مصروفیات تھیں اس لئے ہم نے سارا thrash out کر کے ہی اُن کے handover کیا ہے۔ اس میں rules بڑے clear ہیں۔ اب میں سوال put کرتا ہوں۔

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیرغورلایاگیا)

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, Minister for Zakat and Ushr may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم)انتقال جائیداد ہندو مصدرہ2011

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): I move:

"That the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it. The motion moved and the question is:

"That the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Zakat and Ushr!

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): I move:-

"That the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک وضاحت پیش کرنا چاہتی ہوں کہ جو بل ابھی پاس ہوا ہے یہ مشترکہ ہی تھا کیونکہ اس میں جو دو تین changes لفظ "پاکستان" وغیرہ کی گئی ہیں یہ mutual ہوئی تھیں لہذا یہ بل مشترکہ ہی پاس ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 15۔دسمبر 2011 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔